مدیر: مفتی معتصم باللہ نقشبندی
مجلّہ دوماہی
کراچی
نورِ سنت
ناشر: انجمن اہلسنت والجماعت

D

فہرست

قیمت فی شمارہ 25 روپے

رسالہ مستقل لگوانے اور منگوانے کے لیے رابطہ کیجئے

0312-5860955

درسِ قرآن

از مناظرِ اہلسنت مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

آیت نمبر (٦)

وَيَقُولُونَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا ۝ سورہ بنی اسرائیل ع (۵)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔

وخواہند گفت کے باشد آں بگو کہ شاید کہ نزدیک باشد (فتح الرحمٰن)

اور حضرت شاہ عبد القادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اور کہیں گے کب ہے وہ تو کہہ شاید نزدیک ہی ہوگا۔ (امام التراجم)

یہاں بھی وقتِ قیامت کے سوال کے جواب میں صرف اس کا قرب زمانی بیان فرمایا گیا کوئی خاص وقت نہیں بتلایا گیا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے وقتِ مخصوص کا علم کسی کو دینا حق تعالیٰ کو منظور ہی نہیں چنانچہ امام فخر الدین رازی اسی نکتہ پر تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

واعلم انه تعالیٰ بین فی القرآن انه لا یطلع احد امن الخلق علیٰ وقته المعین فقال ان اللہ عنده علم الساعة وقال۔ انما علمها عند ربی۔ وقال الساعة اٰتية اکاد اخفيها۔ فلا جرم قال تعالیٰ قل عسیٰ ان یکون قریباً۝ (تفسیر کبیر ۴۰۴ ج ۵)

''معلوم ہونا چاہیے کہ حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں صاف طور پر سے بیان فرمایا ہے کہ وہ اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی قیامت کے وقت مقرر کی اطلاع نہیں دے گا چنانچہ فرماتا ہے کہ ان اللہ عندہٗ الساعۃ۔ اور فرماتا ہے۔ انما علمہا عند ربی اور فرماتا ہے ان الساعۃ آتیۃ اکاد اخفیہا۔ پس اسی لئے فرمایا کہ شاید وہ قیامت قریب ہی ہو یعنی چونکہ اس کے وقتِ خاص کو اطلاع دینا منظور نہ تھی اس لئے اس کا صرف قریب ہونا ظاہر فرمادیا''۔

اور امام رازی علیہ الرحمۃ کی اس عبارت کو خطیب شربینی نے تفسیر سراج منیر میں بھی نقل

کیا ہے۔(سراج منیر صفحہ ۳۱۰ ج ۲)

چونکہ یہ آیت بھی پہلی دونوں آیتوں کے ہم مضمون ہے اس لئے اس کے متعلق بھی کچھ زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔

درسِ حدیث

امام اہل سنت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب رحمۃ اللہ

بخاری ج ۲ ص ۶۶۳ اور ترمذی ج ۱ ص ۳۰۲ وغیرہ میں یہ روایت موجود ہے کہ فاقامہ رسول اللہ ﷺ علی التماسہ ۵ یا ۶ھ کو غزوہ بنی مصطلق میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار ضائع ہوگیا تو جناب رسول اللہ ﷺ ہار تلاش کرنے کے لیے رک گئے۔ اور جناب رسول اللہ ﷺ کے جملہ شریک سفر حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین بھی (جن میں ہر ایک اپنی جگہ پایا ولی تھا) اس کو تلاش کرتے رہے مگر پوری توجہ مبذول کرنے کے بعد بھی وہ ہار نہ مل سکا جب کوچ کرنے کا اعلان کر دیا تو وہ اونٹ جس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں اس کو اٹھایا گیا تو ہار اس کے نیچے پڑا ہوا تھا۔ اگر جناب رسول اللہ ﷺ اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین حاضر و ناظر اور عالم الغیب ہوتے تو ہار ضرور نظر آ جاتا۔ یہاں تو فریق مخالف کے نزدیک ولی لوگوں کو جماع کرتے اور رحم میں نطفہ ڈالتے بھی دیکھتے رہتے ہیں (العیاذ باللہ تعالیٰ) لیکن خود جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ اور دیگر تمام حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کو اونٹ کے نیچے ہار تک نظر نہ آ سکا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قولِ قلندر

مدیر اعلیٰ کے قلم سے

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم......اما بعد

قارئین نور سنت کو ہم دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتے ہیں کہ الحمدللہ ایک ایسے رسالے کا آغاز ہو چکا ہے کہ جو اہل بدعت کو آئینہ دکھا رہا ہے اور بزبان حال کہہ رہا ہے کہ:

اپنا چہرہ اگر تم کبھی دیکھتے
پھر کسی میں نہ کوئی کمی دیکھتے

ہم اہل بدعت کے الزمات اور اعتراضات پر صرف اسلیئے خاموش تھے کہ فتنہ نہ بنے اور اس امید پر تھے کہ ممکن ہے کہ انھیں کبھی عقل آجائے گی اور یہ علماء اہلسنت کے خلاف زبان درازی سے باز آجائیں گے لیکن

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کوئی مجلس، کوئی محفل، کوئی وقت اور کوئی لمحہ ایسا نہیں کہ جسمیں اہل بدعت کی طرف سے اہل سنت پر الزمات اور گالیوں کی بوچھاڑ نہ ہوئی ہو۔ گویا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی زندگی کا مقصد اسلام اور اہل اسلام کی خدمت نہیں بلکہ مخالفت ہے اور یہود ونصاریٰ جو اسلام کے انتہائی درجے کے دشمن ہیں ان کی مخالفت نہیں بلکہ حمایت ہے۔

ہمیں بھی وہ قدم اٹھانا پڑا کہ ہم اہل بدعت کی الزام تراشیوں کا پردہ چاک کریں اور اس سب کے باوجود ہم نے ظلم کا جواب ظلم سے نہیں دیا۔ اینٹ کا جواب پتھر سے نہیں دیا بلکہ صرف اہل بدعت کو آئینہ دکھایا ہے تاکہ انہیں بھی معلوم جائے

ہم تھے خاموش کہ برھم نہ ہو عالم کا نظام
وہ یہ سمجھے کہ ہمیں ان سے گلہ کچھ بھی نہیں

الحمدللہ......نور سنت کا شمارہ نمبر 1 آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ دلچسپ مضامین اور تحریروں کے پڑھ لینے کے بعد ہم آپ کی آراء اور تبصروں کے منتظر رہیں گے۔

دوسری جانب دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ کراچی، پاکستان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کی حفاظت فرمائے اور کفار اور مشرکین کے اوچھے ہتھکنڈوں کو ناکام ونامراد فرمائے خصوصا کراچی کے حالات ابتر سے ابتر ہوتے جارہے ہیں۔ مسلمان مسلمان سے دست وگریبان ہیں۔ کتنی قیمتی جانوں کا ضیاع ہو رہا ہے دونوں طرف مسلمان ہیں صرف قومیت کا فرق ہے لیکن دونوں ایک خدا، ایک رسول ﷺ اور ایک ہی دین کے پیروکار ہیں۔

ہم اہلسنت......حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان اور بالخصوص کراچی میں امن وامان کے ابتر صورتحال پر کنٹرول کیا جائے اور ان شرپسند اور ظالم عناصر کو پکڑ کر کڑی سے کڑی سزادی جائے جو پشتون، مہاجر ودیگر قومیت کے لوگوں پر ظلم اور ان کے قتل میں ملوث ہیں اور پاکستان کی سلامتی کے لیے زہر قاتل بنے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین یارب العلمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد رضا کے باغی بریلوی (قسط اول)

از۔ مناظرِ اہلسنت مولانا ابوعبداللہ الحنفی

رضا خانیوں کے متعلق احمد رضا کی وہ نصیحت دیکھئے جو انہوں نے وفات سے دو گھنٹے سترہ منٹ پہلے تحریر کرائی کہ:

''میرا دین ومذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے''۔

وصایا شریف، ص ١٠

احمد رضا خان نے اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہنے کے فرض ہونے کا جو حکم صادر کیا تھا مولوی عبدالمصطفیٰ ازھری بریلوی اسی کو آگے چلاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''ہمارا مسلک اعلیٰ حضرت کی اتباع ہے''۔ رسائل رضویہ، ص، ٤٨٤، ج ٢

لیکن افسوس کے تحریراً اس بات کے اقرار کے باوجود عملاً بریلوی کس صاف اور واضح انداز میں احمد رضا خان کی بغاوت کے مرتکب ہیں اسکا آنے والے صفحات میں پتہ چل جائے گا، احمد رضا خان کو چودہ سو سال کے علمائے امت سے زیادہ مقام دینے اور انھیں غلطیوں سے محفوظ قرار دینے کے باوجود ان کے من پسند مسائل پر عمل کرنا اور دیگر کو درخور اعتناء بھی نہ سمجھنا بغاوت کی اعلیٰ مثال نہیں تو کیا ہے؟

چاہیے تو یہ تھا کہ شریعت کے مسائل پر سر تسلیم خم کر دیتے قرآن وحدیث کے ثابت شدہ احکام مان لیتے اور کچھ نہ سہی تو جس رضا خانی دین کا خود کو پیروکار کہتے ہیں اسی کے پیشوا کی صحیح تعلیمات پر عمل پیرا ہو جاتے۔

لیکن دین اسلام سے صرف نظر کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے قائد اور امام کی تعلیمات سے بریلوی کس طرح قولاً وعملاً بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ جہاں جی چاہا مان لیا اور جہاں اپنی پسند نظر نہ آئی وہاں کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے آگے چل دینا کیسی کھلی بغاوت ہے۔

لہٰذا ہم زیر نظر رسالہ میں احمد رضا خان کی کتابوں سے حوالہ جات دکھائیں گے اور پھر موجودہ رضا خانیوں کی طرف سے احمد رضا کے اس فتوے سے بغاوت بھی پیش نظر رکھنا کہ آج کے رضا خانی ان مسائل میں کس طرح احمد رضا سے انحراف اور بغاوت کر رہے اور پھر ان بغاوت کرنے والوں میں صرف عوام ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے القابات والے رضا خانی بھی ملوث ہیں۔

اگر احمد رضا خان کے فتوؤں میں بتائی ہوئی برائیوں میں صرف عوام ہی ملوث ہوتی تو ہم اسے ''عوامی بغاوت'' کا مرتبہ دیتے۔ لیکن یہاں دیکھئے عوام کی ان بغاوتوں پر انھیں حوصلہ دینے والے یہی رضا خانی اور دین رضوی کے پاسدار کہلانے والے علماء بریلویت ہیں۔ اسکا اعتراف خود ایک بریلوی مولوی نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

> ''میں نے سوچا کہ عوام الناس کا اس میں قصور نہیں، اصل میں قصور ہے ان لوگوں کا جو بشکل علماء و مشائخ و پیر و صوفی نظر آتے ہیں''۔

ہم نے اس تحریر میں نصف صد کے قریب احمد رضا کے وہ اقوال نقل کیے ہیں کہ جن کی قولاً یا فعلاً بغاوت کا اس وقت ہر صاحب عقل نظارہ کر سکتا ہے۔ اگر نصرتِ خداوندی شامل حال رہی اور وقت کے حوادث سے ڈھیر نہ ہوئے تو بشرطِ زندگی (انشاء اللہ) ہم ایسی دیگر درجنوں باتیں بھی نقل کریں گے، جن میں موجودہ دور کے رضا خانی حضرات کی اپنے ''بڑے صاحب'' سے بے رخی اور بغاوت نمایاں ہوگی۔

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زباں میری ہے بات انکی
انہی کی محفل سنوارتا ہوں چراغ میرا ہے رات انکی

پیروں کی تصویر رکھنا بت پرستی

مولوی احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں:

> ''میں نے سوچا کہ عوام الناس کا اس میں قصور نہیں، اصل میں قصور ہے ان لوگوں کا جو بشکل علماء و مشائخ واللہ عزوجل ابلیس کے مکر سے پناہ دے، دنیا میں بت پرستی کی ابتداء یونہی ہوئی کہ صالحین کی محبت میں انکی تصویر بنا کر گھروں اور مسجدوں میں تبرکا

رکھیں اور ان سے لذت عبادت کی تائید سمجھی، شدہ شدہ وہی معبود ہوگئی۔ پیر وصوفی نظر آتے ہیں"۔

فتاویٰ رضویه ،ص، ۵۷۳، ج ۲۴

مزید دوسری جگہ احمد رضا خان کا فتویٰ ہے کہ:

"اور اس میں کسی معظم دینی کی تصویر ہونا نہ عذر ہوسکتا ہے نہ اس وبال عظیم سے بچا جاسکتا ہے بلکہ معظم دینی کی تصویر زیادہ موجب وبال ونکال ہے کہ اس کی تعظیم کی جائیگی اور تصویر ذی روح کی تعظیم خاص بت کی صورت اور گویا ملت اسلامیہ سے صریح مخالفت ہے ابھی حدیث سن چکے کہ وہ (   ) اولیاء بھی کی تصویر رکھتے تھے جس پر ان کو بدترین خلق اللہ فرمایا گیا انبیاء علیھم السلام سے بڑھ کر کون معظم دین ہوگا"۔

العطایا القدیر فی حکم التصویر ، فتاوی رضویه ،ص، ۵۷۷، ج، ۲۴،رضا فائونڈیشن لاهور

احمد رضا خان کی مذکورہ تعلیم دیکھئے اور دوسری جانب بریلوی علماء وعوام کا یہ عمل بھی ملاحظہ فرمائیں۔
ماہنامہ کنز الایمان لاہور لکھتا ہے:

"(بریلوی) علماء حضرات منبر رسول پر کھڑے ہوکر ان (دیدار علی شاہ اور احمد رضا) کی تصاویر فروخت کر رہے ہیں"۔ماهنامه كنز الايمان جولائی ۱۹۹۷

شریعت کی دھجیاں بکھیرنے والے اور منبر ومحراب کی تقدس کو پامال کرنے والے یہ رضاخانی علماء جہاں ایک طرف دینی بے راہ روی کے مرتکب ہو رہے ہیں تو دوسری جانب یہ حضرات تعلیم احمد رضا خان سے بھی بغاوت کر رہے ہیں۔

بزرگوں کے سامنے زمین چومنا حرام

احمد رضا لکھتا ہے:

"عالموں اور بزرگوں کے سامنے زمین چومنا حرام ہے۔۔۔ زمین بوسی حقیقتا سجدہ نہیں

کہ سجدہ میں پیشانی رکھنی ضروری ہے جب اس وجہ سے حرام اور مشابہ بت پرستی کہ صورت قریب سجود ہے تو خود سجدہ کس درجہ سخت حرام اور بت پرستی کا مشابہ تام ہوگا"۔

تعلیمات اعلیٰ حضرت، ص، ۱۶۸

بزرگوں کے سامنے زمین چومنے کو حرام اور بت پرستی کے مشابہ قرار دینے والے احمد رضا، رضا خانیوں کے ہاں کس مرتبہ والے ہیں۔

لیکن اس فتویٰ کی مخالفت کرنے والے رضا خانی بتائیں کے کیا وہ احمد رضا کے باغی نہیں ہیں۔؟
جایئے ذرا ایک بار مزاروں کا چکر لگا کر دیکھئے کہ وہاں یہ کام کرنے والے کس مسلک سے متعلق ہیں؟

وہاں موجود سجاد نشین ان تمام حرکتوں پر چپ سادھے عوام کو اس تمام اعمال کی اجازت دیئے ہوئے ہیں اور ان کو ڈر ہے کہ اگر وہ ان حرکتوں کے خلاف بول پڑے تو ان کی سجادگی ملیا میٹ ہو جائیگی۔ امت گمراہی کے گڑھے میں گرتی رہے اس سے ان جعلی سجادہ نشینوں کو کوئی سروکار نہیں۔ بس ان کی عزت و ناموس میں کوئی فرق نہ آنے پائے۔

اگر کسی نے عوام کو روکنے کی کوشش کی تو جھٹ سے اس پر وہابیت کا فتوی داغ دیا جاتا ہے۔ تقریروں و تحریروں میں اپنے عقلی ڈھکوسلوں کے ذریعے عوام کو جواز کے بنڈل فراہم کرتے رہے ہیں۔ تاکہ کہیں ہمارے ماننے والوں اور نذرانے دینے والوں کے ہجوم میں کمی نہ آجائے۔ اور صرف زمین بوسی ہی نہیں بلکہ سجدہ تعظیمی جیسے اشد حرام عمل میں بھی نرمی برت کر عوام کے حوصلے باندھتے رہتے ہیں حالانکہ اس کے متعلق احمد رضا خان کا یہ واضح فتویٰ ہے۔

تعظیمی سجدہ حرام ہے

"سجدہ تحیہ حرام و گناہ کبیرہ"۔

فاضل بریلوی اور امور بدعت، ص، ۱۶۲

"سجدہ تحیۃ حرام و گناہ کبیرہ بالیقین اور اس کے کفر ہونے میں اختلاف علماء دین اور ایک جماعت فقہا سے تکفیر منقول ہے"۔

الذبدۃ الزکیہ، فتاوی رضویہ، ص، ۴۳۹، ج۲۲، رضا خان فائونڈیشن لاہور

احمد رضا خان کے اس فتوے سے معلوم ہوا کہ سجدہ تعظیمی حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور فقہاء کی ایک جماعت نے تو اس کے مرتکب کو کافر تک کہا ہے۔

لیکن اس فتوے کی عمومی بغاوت کو دیکھنا ہو تو مزارات کا ایک چکر ہی عقل کے سارے بند کھول دے گا ہماری طرف سے کیا جانے والا احتجاج بسا اوقات اس لیے بھی کارگر نہیں ہوتا کہ رضا خانی علماء ان سجدہ ریزی کے مرتکب افراد کے کاندھے تھپکاتے رہتے ہیں اور ہمارے خلاف ان کے کان بھرتے رہتے ہیں۔

موحد وہ جو غیر اللہ کے آگے نہیں جھکتے
وہ پیشانی پر داغ شرک لگوایا نہیں کرتے

اور اگر آپ ''قبروں کو طواف'' قبروں کو سجدہ، اور قبر کو چمٹ کر بوسہ دینے والوں کو دیکھنا چاہیں تو ایک ہی مزار کا سفر آپ کے شک کو یقین میں بدلنے کے لیے کافی ہو جائے گا۔

غیر کعبہ کو طواف ناجائز ہے

احمد رضا خان لکھتا ہے:

''بلاشبہ غیر کعبہ معظمہ کا طواف تعظیماً ناجائز ہے اور غیر خدا کو سجدہ ہماری شریعت میں حرام ہے اور بوسہ قبر میں علماء کو اختلاف ہے اور احوط منع ہے خصوصاً مزارات طیبہ اولیائے کرام کہ ہمارے علماء نے تصریح فرمائی کہ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے کھڑا ہو یہی ادب ہے پھر تقبیل کیونکر متصور''۔ احکام شریعت، ص، ۲۵۸

قبروں کو بوسہ دینا

سوال: بوسہ قبر کا کیا حکم ہے؟

جواب: بعض اہل علم اجازت دیتے ہیں اور بعض روایات بھی نقل کرتے ہیں مگر جمہور علما مکروہ جانتے ہیں تو اس (بوسہ قبر) سے احتراز ہی چاہیے۔

فتاوی رضویہ، ص ۵۲۶، ج ۶

میں نہیں سمجھتا کہ:

احمد رضا خان کے ان واضح فتوؤں کے باوجود بھی رضا خان کہلانے والے ان مسائل سے اعراض اور روگردانی کریں گے۔ مزارات کو طواف کرنے والے رضا خان اگر شریعت کے مسائل کو ماننے کیلئے تیار ہیں تو احمد رضا خان کے مسلک کو بھی مان کر ان حرکات سے باز آجائیں۔

روضہ کو طواف وسجدہ نہ کرو

احمد رضا خان لکھتا ہے:

''روضہ انور کا نہ طواف کرو نہ سجدہ نہ اتنا جھکنا کہ رکوع کے برابر ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم انکی اطاعت میں ہے''۔ تعلیمات اعلیٰ حضرت ،ص، ۱۸۰

رسول اللہ ﷺ کی تعظیم انکی اطاعت میں ہے۔ یہ بات اگر کوئی سنی کہہ دیتا تو جھٹ سے اس پر فتویٰ لگ جاتا کہ تم تعظیم نبی کے قائل نہیں ہو۔

لیکن احمد رضا خان کی طرف اس بات کے کہے جانے کے بعد رضا خانیوں کے پاس کیا بہانہ بچے گا۔؟

سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا

یہ شعر پڑھنے والے رضا خانی، احمد رضا کے اس فتوے کو ایک بار پھر پڑھ لیں۔

بچوں کے سروں پر پیر کے نام کی چوٹی

''جو بعض جاہل عورتوں میں دستور ہے کے بچے کے سر پر بعض اولیاء کرام کے نام کی چوٹی رکھتی ہیں اور اس کی کچھ میعاد مقرر کرتی ہیں اس میعاد تک کتنی ہی بار بچے کا سر منڈھے وہ چوٹی برقرار رکھتی ہے پھر میعاد گزار کر مزار پر لیجا کر وہ بال اتارتی ہیں، تو یہ محض بے اصل وبدعت ہے (واللہ اعلم)''۔

فتاویٰ افریقہ،ص، ۸۰، برکاتی پبلیشرز کراچی

بعض رضا خانی کہلانے والوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ پیروں کے نام کی چوٹیاں رکھ کر پھرتے

ہیں، اوران بچوں کے سروں سے وہ مخصوص چوٹی نہیں کاٹتے، ایسے رضاخانیوں کے خلاف احمد رضا کا یہ فتویٰ انکی برہنہ پیٹھ پرتازیانہ ہے۔

اوراس عمل کواحمد رضا نے بدعت کہہ کر بدعتیوں کی کیسی صاف نشاندہی کی ہے۔

مزاروں پر جانے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت

احمد رضا خان کا فتویٰ ہے:

''عورتوں کومزارات اولیاء ومقابر عوام دونوں پر جانے کی ممانعت ہے''۔

تعلیمات اعلیٰ حضرت ص،۱۸۴،احکام شریعت،ص،۱۷۳

احمد رضا خان کی اس تعلیم سے آج بریلوی کہلانے والے کس کھلے بندوں بغاوت کر رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں، قبروں پر میلے لگا کرقوالیوں، اور ڈھولکوں کے ساتھ قبرستان کو مقام عبرت کے بجائے شادی ہال بنارکھا ہے۔

اور پھرعورت کووہاں لے جاکر جس طرح احادیث کے مطابق وہ لعنت کی مرتکب ہوتی ہیں وہاں عورتوں اورمردوں کے اختلاط سے بھی کئی برائیاں کمائی جاتی ہیں۔

مولوی احمد رضا صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

''غنیۃ میں ہے یہ نہ پوچھو کہ عورتوں کا مزارات پر جانا جائز ہے یانہیں بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پرکس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اورکس قدر صاحب قبر کی جانب سے جس وقت وہ گھر ارادہ کرتی ہے لعنت شروع ہوجاتی ہے اور جب تک واپس آتی ہے ملائکہ لعنت کرتے رہتے ہیں، سوائے روضہ انور کے کسی مزار پر جانے کی اجازت نہیں''۔

ملفوظات ص،۲۳۷

احمد رضا کے فتوے کے پیش نظر موجود رضا خانی جو کہ قبروں پرعورتوں کے جانے کی چھوٹ دیتے ہیں یاوہ عورتیں جوخودانکی کی مرتکب ہوتی ہیں وہ کتنی لعنت کی مستحق ہیں کہ گھر سے ارادہ نکلنے کا کرتے ہی ان پرلعنت شروع ہوجاتی ہے۔

پیر سے پردہ واجب ہے

احمد رضا لکھتا ہے:

''پردے کے باب میں پیر وغیر پیر ہر اجنبی کا حکم یکساں ہے جوان عورت کو چہرہ کھول کر بھی سامنے آنا منع ہے اور بڑھیا کے لیے جس سے احتمال فتنہ نہ ہو مضائقہ نہیں، مگر ایسے خاندان کی نہ ہو جس کا یوں بھی سامنے آنا اس کے اولیاء کے لیے باعث ننگ وعار یا خود اسکے واسطے وجہ انگشت نمائی ہو'' ۔الخ ۔۔تعلیمات اعلی حضرت ، ص،۱۰۷

احمد رضا خان دوسری جگہ لکھتا ہے

''پیر سے پردہ واجب ہے جبکہ محرم نہ ہو'' ۔احکام شریعت ص،۱۹۸

اور ایک جگہ لکھتا ہے کہ:

''بے شک پیر مرید کا محرم نہیں ہو جاتا نبی علیہ السلام سے بڑھ کرامت کا پیر کون ہوگا؟ وہ یقیناً ابوالروح ہوتا ہے، اگر پیر ہونے سے آدمی محرم ہو جایا کرتا تو چاہیے تھا کہ نبی سے اس امت کی کسی عورت کا نکاح نہ ہوسکتا'' ۔ تعلیمات اعلی حضرت ،ص۱۰۸

موجودہ دور میں کچھ نا بریلوی اہل گدی نشین ایسے بھی ہیں کہ ان کے پاس ہر وقت عورتوں کی جھرمٹ رہتی ہے، ان عورتوں کا خیال ہوتا ہے کہ یہ تو ہمارے پیر صاحب ہیں بھلا ان سے کیا پردہ ہے؟ اور ان سے تو ہم پوشیدہ ہو ہی نہیں سکتیں۔ اور یہ سوچ انہوں نے یہاں سے قائم کی ہے کہ:

چونکہ پیر صاحب ہر جگہ موجود ہے اور علم غیب جاننے والا ہے اور کائنات کو ہتھیلی کی مثل دیکھ رہا ہے۔ لہٰذا ہم پردہ کریں بھی تو پیر صاحب سے بھلا کہاں چھپ سکتی ہیں۔؟

ان تصورات کو سامنے رکھتے ہوئے وہ پیر سے پردے کو ایک بے ہودہ کام سمجھتی ہیں۔ ایسے لوگوں پر احمد رضا خان کا فتوٰی موجود ہے، پھر سے ملاحظہ فرمالیں۔ اور ظاہر ہے کہ بے پردہ عورتوں سے اختلاط کرنے والا پیر جاہل شیطان ہی ہوسکتا ہے۔

جاہل پیر شیطان ہے

احمد رضا خان سے کسی نے سوال کیا۔

عرض۔ جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے۔؟

ارشاد۔ بلاشبہ   ملفوظات ص، ۲۲۴

یعنی بلاشبہ جاہل فقیر کا مرید ہونا شیطان کا مرید ہونا ہے۔

پاکستان بھر میں کتنے ہی ایسے جاہل رضا خانی پیر ملتے ہیں کہ جن کے حلقہ بیعت میں بہت سے رضا خانی اور بریلوی شامل ہیں، کیا یہ سب کے سب احمد رضا کے فتوے کے تناظر میں شیطان کے مرید نہیں ہیں؟

اور کیا اس بیعت کے بعد یہ رضا خانی دین احمد رضا سے بغاوت کے مرتکب نہیں ہیں؟

(جاری ہے)

غاية المقاصد فی کشف الحجاب عن المفاسد

مفاسد جشن عید میلاد پر نشاندہی

فاتح بریلویت مولانا ابوایوب قادری صاحب

قارئین گرامی قدر!!!

ہمارے رضا خانی بھائیوں کا خود ساختہ جشن عید میلاد اپنے اندر کن کن مفاسد کو لئے ہوئیے ہے آپ زیر نظر تحریر میں ان مفاسد پر مطلع ہوں گے اور ان مفاسد پر نشاندہی انکے عمل اور انکی کتب سے کی گئی ہے جو انکے بڑوں نے اپنے چھوٹوں کے قبلہ درست کرنے کیلئے لکھی ہیں ان مفاسد کے ذکر سے قبل ماہ ربیع الاول میں خوشی اور غمی کی کیفیات اور اسکے اظہار کے طریقوں کو انہی کے اصولوں کی روشنی میں بیان کرتے ہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں

''جسکی آمد پر خوشی کرنا بہتر ہے اس کے وداع پر اظہار غم بھی ثواب'

(تفسیر نعیمی ج ۲ ص ۲۳۷ آیت: ۱۸۵)

مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب جانے پر غم کو ثواب قرار دیا ہے۔ تو دیکھنا یہ ہے کہ جب کسی آدمی کی خوشی کا دن ہو اور اسی دن میں اس پر کوئی مصیبت آپڑے مثلا ایک بھائی کی شادی ہو اور اسی دن دوسرا بھائی فوت ہو جائے تو وہ شادی غمی میں بدل جائے گی بلکہ ایک گھر میں شادی ہو اور ساتھ ہی ہمسائیوں کے گھر میں مرگ ہو جائے وہ بھی احساس کر کے شادی کی خوشی ختم کر دیتے ہیں کہ ہمارے ہمسائے کی مصیبت ہماری مصیبت ہے مگر یہ ایک بریلوی مسلک ہی ایسا ہے جس میں احساس ہمدردی اور غیرت نام کی چیز مفقود ہو چکی ہے۔ کیونکہ جس دن اور جس وقت جشن میلاد اپنی تمام تر رنگینیوں کے ساتھ برپا کیا جاتا ہے اسی دن اور اسی وقت میں سرکار طیبہ رحمت کے خزینہ سرور قلب وسینہ ﷺ کی وفات حسرت آیات بھی واقع ہوئی ہے۔ لہذا غیرت وحمیت اور دنیا کے ضابطہ اور قانون کے لحاظ سے اسکو عید نہیں بنایا جاسکتا اور دنیا میں اخلاقیات کا درس بھی یہی ہے کہ وفات کا اثر اور خیال زیادہ رکھا جائے اور شادی اور خوشی کو مغلوب رکھا جائے اور غمی کا اثر غالب ہو۔ تو پھر نبی اکرم ﷺ کیلئے یہ ضابطہ اور قانون کیوں نہیں۔ حالانکہ بریلوی اصول

''جسکی آمد پر خوشی کی جائے اسکی وفات پر بھی غم کا اظہار کیا جائے''

کا مقتضی بھی یہی ہے۔لیکن خدا برا کرے تعصب اور بیر کا کہ محض علمائے دیوبند کی ضد میں آکر نہ تو دنیا کے اخلاقیات کا سبق یاد رہا اور نہ ہی اپنی لکھی ہوئی تحریر نظر آتی ہے بلکہ تعصب میں آکر اپنے محبوب و مشفق مولا اور ماوی وملجاء سید الرسل ہادی السبل ﷺ کے وفات کے دن پر جشن منانے میں مصر اور کوشاں نظر آتے ہیں بریلوی حضرات نے اپنی کتب میں ولادت مبارکہ کے متعلق کئی قول لکھے ہیں بلکہ لکھتے ہیں کہ سات اقوال ہیں اور وفات شریف کے متعلق اتنے اقوال نہیں ہیں تو جہاں اقوال کا اختلاف زیادہ ہے وہاں غلبہ کیوں دیا جاتا ہے اور جس مسئلہ میں اختلاف نہ ہونے کے برابر ہو اسکو مغلوب کیوں کیا جاتا ہے؟ کیا یہ انصاف کا قتل عام نہیں تو اور کیا ہے بہر حال سرکار طیبہ ﷺ کے وصال پر ملال کو ماہ ربیع الاول میں پیش نظر رکھنا چاہیے اور مسلمان کے دل دماغ پر اسکا اثر ہونا چاہیے نہ کے راگ ورنگ اور ناچ گانے کی محفلیں اس دن برپا کردی جائیں بہر حال سرکار طیبہ ﷺ کے وصال پر ملال کو ذہن میں رکھنا چاہیے اب ملاحظہ کیجئے مفاسد میلاد اور ان مفاسد کو ملاحظہ کرنے سے پہلے ایک فقہی ضابطہ ذہن نشین رکھیے اور یہ فقہی ضابطہ اور قانون وہ ہے جسکو بریلوی اکابرین نے بھی نقل کیا ہے مثلا نور بخش توکلی صاحب نقل کرتے ہیں

”یہ قاعدہ مشہور و مقرر ہے کہ مفاسد کا دفعیہ مصالح کی تحصیل پر مقدم ہے“

(رسائل میلاد مصطفے ﷺ ص ۵۱۹)

دعوت اسلامی کے امیر الیاس عطار قادری صاحب لکھتے ہیں:

”خرابیوں کے اسباب سے بچنے کیلئے آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اگر نفع حاصل کرنے کی خاطر نقصان اٹھانا پڑتا ہو تو اس نفع کو ترک کرنا ہوگا جیسا کہ میرے آقا اعلی حضرت شریعت مطہرہ کا قاعدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں”**درء المفاسد اهم من جلب المصالح** یعنی خرابیوں کے اسباب دور کرنا خوبیوں کے اسباب حاصل کرنے سے اہم ہے

(فتاوی رضویہ ج ۹ ص ۵۵۱)“

(ماھنامہ السعید ص ۳۶ رجب. شعبان ستمبر ۲۰۰۶)

معلوم ہوگیا مفاسد سے بچنا یہ مصالح کے حاصل کرنے سے اہم ہے یعنی ثواب کا حاصل کرنا اس وقت چھوڑ اجائے گا جب اس سے گناہوں کا دروازہ کھلتا ہو۔تو اب دیکھئے ہم

مفاسد جشن عید میلاد کی نقاب کشائی کرتے ہیں۔

(١) سب سے بڑا فساد یہ ہے کہ شریعت نے جس دن کو عید نہیں بنایا اسکو عید بنا کر شریعت میں دخل اندازی ہے۔

(٢) جس دن عید منائی جاتی ہے وہ دن جناب رسالت پناہ ﷺ کے وصال کا دن ہے۔

(٣) کفار اس سے مسلمانوں کا مذاق اڑائیں گے کہ نبی پاک ﷺ کے وصال کے دن پر انکی امت خوشیاں منا رہی ہے۔

(٤) ڈھول پیٹے جاتے ہیں۔

(٥) عورتیں میلاد خوانی کرتی ہیں جنکی آواز دور تک جاتی ہے۔

(٦) رقص کیے جاتے ہیں۔

(٧) اسی دن پہاڑیاں بنا کر انڈین گانے چلائے جاتے ہیں۔

(٨) جلوس نکلتے ہیں جنکو عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر دیکھتیں ہیں۔

(٩) شرکائے جلوس نماز وغیرہ کی حاجت نہیں سمجھتے۔

(١٠) لاکھوں روپے بازاروں کی سجاوٹ پر صرف کئے جاتے ہیں حالانکہ یہ بازار عنداللہ مبغوض ترین جگہ۔ ہیں اگر یہی مال سرکار طیبہ ﷺ کی امت کے غرباء ومساکین پر خرچ کیا جاتا تو اس سے ہمارے آقاؤ مولا ﷺ کو کس قدر خوشی ہوتی۔

(١١) بیت اللہ کی شبیہیں بنا کر ان کا طواف کیا جاتا ہے۔

(١٢) روضہ پاک کی شبیہ بنا کر اس کے سامنے کھڑے ہو کر صلوۃ وسلام پڑھنا اور حاجات کو طلب کیا جاتا ہے۔

(١٣) کیک کاٹے جاتے ہیں۔

(١٤) مفتی غلام محمد شرقپوری لکھتے ہیں "بازاروں چوکوں اور عام راستوں میں محفل نعت محفل میلاد اور جلسے وغیرہ کرنے ناجائز ہیں" (دور حاضر کی محفل نعت ص ٤٩)۔

(١٥) محفل میلاد میں نعت خوانی ساز کے ساتھ ہوتی ہے۔

(١٦) مفتی غلام محمد شرقپوری صاحب بریلوی لکھتے ہیں "آجکل کی اکثر محافل کی

طرح جو متعدد مکروہات پر شامل ہیں اگر فسق نوازی کے طوفان بد تمیزی کو علماء ومشائخ اور حکومت نے نہ روکا تو جو انجام بد اس کا ظاہر ہوگا اور امت پر جو وبال آئے گا تو اسکو کوئی نہ روک سکے گا۔

(دور حاضر کی محفل نعت ص خ)

(۱۷) بعض مواقع ایسے بھی دیکھنے میں آتے ہیں کہ میلاد شریف کا اسٹیج سجایا گیا عالم صاحب تشریف لائے اور تقریر فرمانے لگے ابھی تقریر ختم کر کے وہ رخصت بھی نہیں ہونے پائے کہ ڈھولک وغیرہ سے اسٹیج کو سجادیا غور فرمائے کہ کس قدر دل سیاہ ہو چکے ہیں وہی تخت جہاں ابھی رحمت کی بھر پور بارش ہو رہی تھی اب چند ہی ساعتوں کے بعد شیطان کا ننگا ناچ ہوگا۔

(لھو کی بوندیں از علامہ سعید احمد قادری کانپوری بریلوی ص ۲۵)

(۱۸) ۲۰۱۰ء میں ربیع الاول کے موقع پر عید مناتے ہوے ایک چرچ میں نماز عید ادا کی گئی۔

(۱۹) بعض لوگ اس دن میں رقص وسرور اور راگ ورنگ میں منہمک رہتے ہیں

(۲۰) جشن عید میلاد کے جلوسوں میں مختلف مکاتب فکر کے درمیان لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں۔

(۲۱) فسق وفجور اور محرمات شرعیہ کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔

(۲۲) اس دن کی چند برائیوں کے ارتکاب پر علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نکیر کر رہے ہیں دیکھئے علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حسن المقصد اس وقت چند برائیاں تھی تو آج کیا حال ہے۔

(۲۳) علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "اسی قبیل (مکروہ وبدعت) سے وہ باتیں ہیں جو عوام میں بکثرت پائی جاتی ہیں وہ یہ کہ مسلمانوں کے سٹیج پر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قصہ پڑھنا اور وہ بھی گانے بجانے اور لہو ولعب کے طور پر پڑھنا (رسائل میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ص ۴۵)۔

(۲۴) جلوسوں میں قتل وغارت کا ہونا۔

(۲۵) محافل میلاد میں مرد وزن کا اختلاط۔

(۲۶) عورتوں کا مردوں کو وعظ کرنا۔

(۲۷) جلوس کے شرکاء کا قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کے نسخوں کو نذر آتش کرنا۔

(۲۸) مساجد و مدارس کو آگ لگانا اور گرانا۔

(۲۹) ہم دیکھتے ہیں کہ بعض شہروں میں عید میلاد کے جلوس کے تقدس کو بالکل پامال کر دیا گیا ہے جلوس تنگ راستوں سے گذرتا ہے اور مکانوں کی کھڑکیوں اور بالکونیوں سے نوجوان لڑکیاں اور عورتیں شرکائے جلوس پر پھل وغیرہ پھینکتی ہیں اوباش نوجوان فحش حرکتیں کرتے ہیں جلوس میں مختلف گاڑیوں پر فلمی گانوں کی ریکارڈنگ ہوتی ہے نوجوان لڑکے فلمی گانوں کی دھن پر ناچتے ہیں اور نماز کے اوقات میں جلوس چلتا رہتا ہے مساجد کے آگے سے گذرتا ہے اور نماز کا کوئی اہتمام نہیں کیا جاتا اس قسم کے جلوس میلاد النبی ﷺ کے تقدس پر بدنما داغ ہیں۔ اگر انکی اصلاح نہ ہو سکے تو ان کو فوراً بند کر دینا چاہیے کیونکہ ایک امر مستحسن کے نام پر ان محرمات کے ارتکاب کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔ (شرح مسلم ج ۳ ص ۱۷۰)۔ یہ بات بریلوی جید عالم علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے لکھی ہے۔

(۳۰) امیر دعوت اسلامی مولوی الیاس قادری صاحب لکھتے ہیں ''جشن ولادت کی خوشی میں بعض جگہ گانے باجے بجائے جاتے ہیں ایسا کرنا شرعاً گناہ ہے''

(صبح بہاراں ص ۳۰)

(۳۱) ایک جگہ قادری صاحب لکھتے ہیں ''کعبۃ اللہ کے نقشے (کھڑے کیے جاتے ہیں اور اس) میں معاذ اللہ کہیں کہیں گڑیوں کا طواف دکھایا جاتا ہے یہ گناہ ہے۔

(صبح بہاراں ص ۲۸)

(۳۲) ڈاکٹر طاہر القادری صاحب لکھتے ہیں ''آج ۱۵ ویں صدی کے سنی کر رہے ہیں کہ صرف حضور ﷺ کے نعلین کی محبت ہی کافی ہے اور میلاد ہی کافی ہے باقی بیڑا ہی پار ہے ہمارا یہ حال ہو گیا ہے (ماہنامہ تبیان الاسلام نومبر ۲۰۱۰ء ص ۵۵)

(۳۳) پاکستان بننے کے بعد میلاد النبی ﷺ کے موقع پر آرائش چراغاں اور جلوس اب تو گویا اسلامی شوکت ونشان اور نبی ﷺ سے محبت کا پیمانہ بن چلا ہے بعض طبقوں کے نزدیک یہ مظاہرہ کچھ اس طرح ہے جیسے نماز مسلمان اور کافر کے درمیان امتیاز ہے چنانچہ زر کثیر سے ۱۲ ربیع الاول منانا ہی نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت و تکریم کا ثبوت بن گیا ہے۔

(تذکار بگویہ ج ۲ ص ۱۱۲)

یہ بات بگوی خاندان کے چشم و چراغ صاحبزادہ ڈاکٹر انوار احمد بگوی صاحب نے تحریر کی ہے۔

ہمارے رضا خانی بھائیوں کے نزدیک کہنے سننے کی حد تک تو یہ جشن و عید مستحب ہے مگر آپ دیکھ لیں کہ مشاہیر کے نزدیک معاملہ واجب و فرض سا کیا جا رہا ہے **فیا للعجب**

(۳۴) بریلوی علامہ عون محمد سعیدی صاحب لکھتے ہیں "ہمارے ہاں سارا سال عموما اور ربیع الاول میں خصوصا محافل نعت ہوتی ہے اور ان میں مقصدیت کے فقدان کے سبب دین و مسلک کا ناقابل تلافی نقصان ہوتا ہے۔

(اپنی محافل کا قبلہ درست کیجئے ص ۱۱)

لیجئے صاحب یہ وہ چند مفاسد ہیں جنکو ادنی تأمل سے ہر ذی شعور محسوس کرتا ہے اور اگر اہل علم و دانش اس طرف توجہ فرمائیں تو نہ معلوم یہ خود ساختہ عید و جشن کتنے مفاسدوں کی مفتاح اور کتنی ہی خیروں کیلئے مغلاق ثابت ہوگی۔

خدارا اس امت پر رحم کریں جس کے وجود مسعود کے قیام پر کائنات کی سب سے بڑی ہستی آپ ﷺ کا مبارک لہو بہایا گیا اے اہل بدعت تمہیں سرکار طیبہ ﷺ کی قربانیوں کا واسطہ دیکر دست بستہ عرض کرتے ہیں کہ اس امت مرحومہ کو فاتبعونی اور والذین اتبعوھم باحسان کی مقدس شاہراہ پر گامزن رہنے دو اور اپنی ہوی و ہوس کا نشانہ اور تختہ مشق دین متین کے علاوہ کسی اور چیز کو بناؤ اللہ تعالی اپنے پیارے حبیب ﷺ کے طفیل ہمیں تازیست اہل السنّت والجماعت میں شامل رکھے اسی پر خاتمہ فرما کر قیامت کے روز انہی کے ساتھ محشور فرمائے۔

آمین

یارب العالمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین وصل اللہ وسلم علیہ
وعلی الہ واصحابہ اجمعین

جرم کا ایک اور ثبوت

از: مفتی نجیب اللہ عمر صاحب

میں نہیں سمجھتا کہ آپ حضرات میرے مضمون (جرم کا ثبوت حاضر ہے) کی پچھلی دو قسطیں پڑھ کر بھی رضا خان اور رضا خانیت کے بارے میں چشم پوشی کا مظاہرہ کریں گے۔

حدائق بخشش حصہ سوم کی عقیدہ سوز شاعری یقیناً آپ کو انصاف کے مطابق فیصلہ کرنے پر مجبور کردے گی۔ بشرطیکہ آپ کے پاس سینہ ہو اور پھر اس سینے میں دل ہو اور پھر اس دل میں انصاف اور حق پرستی ہو۔

قارئین کرام!!!

آیئے ہم آپ کو احمد رضا خان کی ایک اور حیاء سوز اور ایمان شکن تحریر دکھادیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے حق میں بے ادبی کرنے والا یہ اعلیٰ حضرت کس طرح تمام ازواجِ مطہرات کی شان میں بے باکی کے ساتھ گستاخی کا ارتکاب کرتا ہے۔

"احمد رضا خان لکھتا ہے: "سیدی محمد بن عبدالباقی زرقانی فرماتے ہیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں"۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ،ص ۲۵۱ حصہ سوم۔ نوری کتب خانہ لاہور)

احمد رضا خان کی اس عبارت میں دو باتیں خاص طور پر نوٹ کرنے کی ہیں انگلی رکھئے:

(۱) ازواجِ مطہرات پیش کی جاتی ہیں

(۲) وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں

ہم اس عقیدے پر گفتگو کرنے سے پہلے یہ بات بتاتے چلیں کہ احمد رضا خان نے اس گستاخانہ عقیدے کو جس طرح علامہ زرقانی کے کھاتے ڈالا ہے یقیناً علامہ زرقانی کی قبر میں روح تڑپ اٹھی ہوگی۔

اس لئے کہ مذکورہ عبارت زرقانی کی کسی کتاب میں تو درکنار شاید علامہ زرقانی کے کبھی حاشیۂ خیال سے بھی نہ گزری ہو۔

لیکن کیا کہئے احمد رضا کو۔۔۔۔؟ وہ اعلیٰ حضرت جو ہوئے۔

جہاں تک علامہ زرقانی کا تعلق ہے تو انہوں نے تو علی بن عقیل حنبلی سے اتنی بات نقل کی تھی کہ:

قال ابن عقیل الحنبلی ویضا جع ازواجه ویستمتع بهن اکمل من الدنیا الخ

زرقانی علی المواهب ص ۱۶۹ جلد ۲ دار المعرفة بیروت

علامہ زرقانی نے اس قول کو جس شخص کی طرف منسوب کیا ہے۔ وہ کس قسم کا ذہن وعقیدہ رکھنے والا تھا۔ آیئے اس کے بارے میں ماہرین اسماء الرجال سے پوچھتے ہیں۔

علامہ ذھبی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

علی بن عقیل ابو محمد ابو اللوفاء الظفری الحنبلی احد الأعلام الا انه خالف السلف ووافق المعتزله فی عدة بدع نسأل اللّٰه العفو والسلامة فان کثرة التجر فی الکلام ربما اضر بها جبه بما۔

(میزان الاعتدال ص ۱۴۶)

(علی بن عقیل کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ) اس نے بزرگوں کی مخالفت کردی تھی اور معتزلہ سے موافقت اختیار کرلی تھی بہت سی بدعات میں (ہم اللہ سے عافیت اور سلامتی چاہتے ہیں) کبھی کبھی کلام میں تبحر بھی صاحب کلام کے لئے نقصان دہ ہو جاتی ہے۔

اور یہی علامہ ذھبی رحمۃ اللہ علیہ دوسری جگہ فرماتے ہیں:

فانحرف عن السنة ۔۔۔ لم یکن له فی زمانه نظیر علی بدعته

(سیر اعلام النبلاء: ص ۴۴۴ و ص ۴۴۵ حصه ۱۹)

اس نے سنت سے انحراف کرلیا تھا۔۔۔ اس کے زمانے میں بدعات میں اس کی نظیر نہیں تھی

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

وهذا الرجل من كبار الآئمه نعم كان معتزليا الخ

(اللسان ص ٢٤٣ جلد ٤)

اور یہ آدمی کبار آئمہ سے تھا۔ جی ہاں معتزلی تھا اور ابن عقیل کا مزید ذکر خیر دیکھئے۔

(تاریخ ابن اثیر ص ٥٦١ جلد ١٠)

اور حافظ ابن رجب نے تو ابن عقیل کے اعتزال کو بیان کرنے کے بعد یہ وضاحت بھی کی ہے کہ ابن عقیل موت تک اسی طرح کے عقائد پر قائم رہا۔

(ذیل الطبقات ص ١٤٤ جلد اول)

قارئین کرام! ان ماہرین اسماء الرجال کی گفتگو سے یہ بات اظہر من الشمس ہوگئی کہ ابن عقیل حنبلی بعض غلط نظریات کا حامل اور معتزلی تھا۔

احمد رضا خان ایسے شخص کے قول کو لے کر اور پھر اس قول میں بھی مزید بے باکی سے رد وبدل کر کے اور پھر اس کی نسبت علامہ زرقانی کی طرف کر کے جو بہت بڑی غلطی کر گئے ہیں وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔

علامہ زرقانی، علی بن عقیل حنبلی کی پوری عبارت چھان ماریں لیکن اس جملے کی عربی آپ کو کہیں نہیں ملے گی۔

"ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔"

یہ جملہ احمد رضا خان کا خانہ ساز اور من گھڑت ہے اور پھر اس جملے کی سنگینی دیکھنے کے لئے صرف اتنا کہہ کر دیکھ لیں کہ خدانخواستہ اگر کوئی اسی طرح کا جملہ اہل بدعت کے کسی پیشوا کے بارے میں کہہ دے کہ فلاں حضرت کی بیویاں اس پر پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان سے شب باشی فرماتے ہیں۔

آپ کا ذہن معاً اس بات کی طرف نہیں جائے گا کہ یہ پیش کرنے والا کون ہے؟

اور کیا مقدس اور پاکیزہ نفوس کی ازواج مطہرات کے بارے میں یہ بازاری جملہ استعمال کرنا گستاخی نہیں ہے؟

اور بعض بریلوی یہاں یہ کہہ جان بچانا چاہتے ہیں کہ علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ لا مانع کہہ

کرابن عقیل کی موافقت کی ہے لیکن یہ جواب بھی صحیح نہیں ہے اس لئے کہ ولا مانع کا جملہ بھی ابن عقیل کا اپنا ہے۔

اور حسن ظن کا تقاضہ یہی ہے کہ یہ کہا جائے کہ یہ قول علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ ہے بلکہ ابن عقیل معتزلی کا ہے۔ اس لئے کہ علامہ زرقانی کا تعلق مسلک اہل السنّت والجماعت سے ہے اور وہ ایک ایسا نظریہ کبھی قائم نہیں کرسکتے۔ جو اس مسلک سے متصادم ہو۔

کوئی رضا خانی اس جگہ یہ اعتراض کرسکتا ہے کہ جب علامہ زرقانی رحمۃ اللہ علیہ بارے میں آپ حسن ظن رکھتے ہوئے انہیں اس قول سے بری کررہے ہیں تو احمد رضا خان نے بھی تو علامہ زرقانی کے حوالے سے یہ عقیدہ لکھا ہے انہیں بھی اس جرم سے بری الزمہ کردیا جائے؟ تو ایسے رضا خانی سے ہم کہنا چاہتے ہیں کہ اس جرم سے احمد رضا کو بری ءالذمہ نہیں کرسکتے اور احمد رضا کے بارے میں حسن ظن کی بنیاد پر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ نظریہ احمد رضا کا نہیں بلکہ صرف زرقانی کا ہے اس لئے کہ احمد رضا خان ملفوظات میں اس عقیدے کو لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ:

"یہ تمام اہلسنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جو خلاف کرے گا گمراہ ہے"

(ملفوظات ص ۲۵۲ حصہ سوم، نوری کتب خانہ لاہور)

احمد رضا خان اس خودساختہ نظریئے کو اہلسنت والجماعت کے کھاتے ڈال کر اس کی مخالفت کرنے والے کو گمراہ کے نام سے یاد کررہے ہیں۔

قارئین کرام! انصاف سے پوچھیئے تو "ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں" والا عقیدہ نہ تو کسی سنی عالم نے اپنایا ہے اور نہ کوئی عوام میں اس کا قائل ہوسکتا ہے۔ لیکن داد دیجئے رضا خانیوں کے امام احمد رضا خان کو جو اس گھنونے عقیدے کو اہلسنت کا اجماعی نظریہ کہہ رہے ہیں۔

قارئین کرام! ابن عقیل نے جو قول اختیار کیا ہے آپ نے وہ ملاحظہ فرمالیا کہ اس میں ازواج کے متعلق یہ جملہ بالکل بھی نہیں ہے کہ "ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں"۔

یہ احمد رضا کی ذہنی اختراع کے سوا کچھ نہیں اور پھر علامہ زرقانی نے اس قول کو اہلسنت کا

اجماعی قول بھی ہرگز نہیں کہا اور نہ ہی اس کے قول کے مخالف کو گمراہ کہا ہے لیکن رضا خانی مولوی احمد سعید کاظمی بریلوی کا احمد رضا کی عقیدت میں اندھا پن اور نبی ﷺ سے بغض وعداوت ملاحظہ فرمائیں وہ لکھتا ہے:

''میں ہزار مرتبہ خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ابن عقیل حنبلی کے اس قول کو مکروہ نہیں جانے گا مگر وہی نفس کا بندہ جو خواہشات نفسانی میں مبتلا ہے''۔

(مقالات کاظمی ص ۱۰۲ جلد ۲)

میں حق پسند مسلمانوں کے ضمیر کو دستک دے کر پوچھنا چاہتا ہوں خدارا بتایئے کہ کیا احمد رضا کا یہ جملہ گستاخانہ نہیں ہے؟

اور کیا جو کچھ احمد رضا نے کہا ہے وہ ابن عقیل سے ثابت ہے؟

اور کیا ناموس مصطفیٰ ﷺ اور ناموس ازواج مطہرات کی بات کرنا نفس کا بندہ بننا ہے؟

اور کیا ابن عقیل معتزلی حجت بن سکتا ہے؟

کاظمی صاحب! آپ ہزار بار نہیں لاکھ بار قسم کھا کر احمد رضا کو بریٔ الذمہ کرنے کی کوشش کیجئے۔ اس سے تمہارے ضمیر کی حقیقت تو واضح ہو جائے گی اور عوام الناس اور مسلمانوں پر یہ بات تو ظاہر ہو جائیگی کہ تمہیں امام الانبیا ﷺ سے کتنی عداوت ہے لیکن ان قسموں سے احمد رضا کی گستاخی نہیں دھل سکتی دوسری جانب قارئین بھی غور فرمائیں کہ عشق ومحبت کے زبانی دعوے اور نعرے لگانے والے رضا خانی محبت رسول ﷺ میں کتنے مخلص ہیں؟

ناموس مصطفیٰ ﷺ و ناموس اصحابؓ پر حرف آتا ہے تو کوئی بڑی بات نہیں لیکن احمد رضا کی ذات پر انگلی اٹھانا نفس کا بندہ بن جانا ہے (نعوذ باللہ)

صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر بریلوی نے سچ کہا ہے کہ:

''اس فرقہ (بریلویہ) کا دوسرا عقیدہ جو ان کی باتوں سے پتہ چلتا ہے وہ یہ ہے کہ ان کے نزدیک اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا مرتبہ حضور اکرم ﷺ سے بڑھ کر ہے''۔

(مغفرت ذنب ص ٦)

محمد صدیق فانی رضا خانی لکھتے ہیں کہ:

''علم مناظرہ کا قاعدہ ہے کہ نقل کرنے والا کسی بات کا ذمہ دار نہیں ہوتا اس سے صرف اتنا مطالبہ کیا جاسکتا ہے کہ اس کا حوالہ اور ثبوت کیا ہے امام احمد رضا نے اپنے طور پر یہ بات نہیں کی بلکہ حضرت علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی شارح مواہب لدنیہ سے نقل کی ہے اور علامہ زرقانی نے یہ بات علامہ ابن عقیل حنبلی سے نقل کی ہے''۔

(آئینہ اہلسنت ص ۱۵۰)

جناب من، ہم بھی آپ کے علم مناظرے کے اسی اصول اور قاعدے کے تحت آپ سے اور آپ کی جماعت سے یہ پوچھ رہے ہیں کہ:

(۱) ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔

(۲) یہ تمام اہل السنّت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے۔

(۳) جو خلاف کرے گا گمراہ ہے۔ والے جملے کون سے صاحب کے ہیں اور ثبوت کیا ہے؟

کیا یہ سب باتیں علامہ زرقانی یا کسی سنی پیشوا سے ثابت ہیں؟ نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر نتیجہ اس کے سوا اور کیا نکلتا ہے کہ اس کی پوری ذمہ داری احمد رضا خان بریلوی پر ہے۔

مولوی حسن علی رضوی آف میلسی کی بھی سنتے جایئے احمد رضا خان کی اس عبارت سے متعلق جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں بات دراصل یہ ہے کہ سیدنا اعلیٰ حضرت قدس سرہ کے اس ایمان افروز ارشاد سے الخ۔

لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔ حسن علی میلسی صاحب۔ آپ سوچئے کہ آپ کیا کہہ گئے احمد رضا خان کے اتنے سخت اور خطرناک جملے کو تم نے ''ایمان افروز ارشاد'' کہہ دیا

جب تم یہ جملہ کہہ رہے تھے آپ کا ایمان اس وقت کہاں تھا؟

☆☆☆

تمام مضامین کے بارے میں اپنی رائے دینے کے لیے میل کیجیئے۔

nooresunnat.mujallah@gmail.com

مناظرہ کوہاٹ کی مختصر روئیداد

از: سفیان معاویہ۔ جھنگ

15 مارچ 2011 مروجہ جشن عید میلاد کے موضوع پر مناظرہ ہوا بریلوی مناظر مفتی زرولی کی خواہش پر یہ مناظرہ ان کے گھر ہونا طے پایا الحمدللہ سنی مناظر مولانا ابوایوب قادری حفظہ اللہ کی شاندار فتح ہوئی اور بریلویوں کو عبرتناک شکست ہوئی۔ روداد مناظرہ نذر قارئین ہے۔ ملاحظہ فرمائیں ﴿ادارہ﴾

8 بجے مناظرہ ہونا طے پایا تھا.علمائے حق علمائے دیوبند وقت مقررہ پر وقت کی پابندی کرتے ہوئے پہنچ چکے تھے۔مگر بریلوی رضاخانی مناظرین ہمیشہ کی طرح وقت کی پابندی کا خیال نہ کرتے ہوئے سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے 9'15 بجے پہنچے اور 9'30 بجے مناظرہ شروع ہوا مناظرہ کوھاٹ میں بریلویوں نے کیا کیا گل کھلائے۔؟؟؟

1. علمائے اہلسنت علمائے دیوبند کے استاد محترم حضرت مولانا غلام مرسلین صاحب دامت برکاتھم کو تمہید بیان کرنے کی بریلویوں نے اجازت نہ دی حالانکہ استاد محترم موجودہ افراد میں سب سے ضعیف العمر بزرگ اور صاحب علم شخصیت تھی ،جبکہ بریلوی مولوی ظفر رضاخانی بے ادب خود تمہید بیان کرنے لگ گیا جوابھی خود نوجوان تھا،آخر ہمارے مناظر اہلسنت نے اس کو تمہید بیان کرنے سے منع کرتے ہوئے ٹوکا کہ جب ہمارے استاد محترم تمہید بیان نہیں کر سکتے تو تم بھی تمہید بیان نہیں کر سکتے ،تم لوگوں نے ہمارے استاد محترم کو تمہید بیان کرنے کی اجازت نہ دی تو ہم تم کو اجازت کیوں دیں اس پر بریلوی مناظر۔نے کہا کے کس نے اجازت نہیں دی؟ ہمارے مناظر نے کہا گواہ موجود ہیں، بریلوی صدر مناظر نے کہا گواہ پیش کرو تب گھر کے بھیدی مولوی ظفر رضاخانی نے کہا کے کیا ہوا جوان کو تمہید بیان کرنے کی اجازت نہ دی؟

یہاں مولوی ظفر رضاخانی نے مان لیا کے ہم نے مولانا غلام مرسلین دامت برکاتھم کو تمہید بیان کرنے کی اجازت نہ دی تو کیا ہوا؟

1۔ مدعی لاکھ پے بھاری ہے گواہی تیری یہاں ان بریلویوں کی تضاد بیانی پر

غور کریں۔ ساتھ ہی بریلوی مناظرین کا جھوٹ بھی نوٹ کریں اور آیت پڑھیں۔

لعنة الله على الكاذبين (القرآن)

تو آخر کار بریلوی مولوی ظفر رضا خانی نے اپنی جہالت مانتے ہوئے مائیک چھوڑ دیا۔ یہ ہماری پہلی فتح ہوئی۔

2۔ اہلسنت کے مناظر حضرت مولانا مقصود صاحب دامت برکاتہم نے فرمایا کے جواب دعویٰ سے بڑا ہوتا ہے بریلوی صدر مناظر نے ٹائم برباد کرنے لئے اور راہ فرار اختیار کرنے کے لئے ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ ٹائم اس بات پر لگایا کہ اس کی دلیل دو ورنہ مناظرہ نہیں ہوگا ہم آگے نہیں جائیں گے تو جواب میں یہ آیت پیش کی گئی

یاایھاالناس اعبدوا (القرآن)

اس آیت پاک میں اللہ پاک نے دعویٰ کر کے جواب دعویٰ میں پانچ صفات بیان کر کے دو آیات پڑھی ہیں اس پر بریلوی صدر مناظر نے کہا کہ اللہ پاک حکم دیتا ہے سعویٰ نہیں کرتا ہمارے صدر مناظر نے کہا کہ اپنے گھر میں بھی جھانک لینا کبھی اپنی تفاسیر کو ہی پڑھ لیا ہوتا تو ایسا جاہل نہ بنتا تبیان القرآن، جلد 1 میں تمہارہ جید عالم غلام رسول سعیدی لکھتا ہے کہ اللہ دعویٰ کرتا ہے (تبیان القرآن)۔

تو اب تمہاری رو سے غلام رسول سعیدی گستاخ خدا ہوا اس پر بریلوی صدر مناظر کا رنگ اُڑ گیا اور سنی صدر مناظر نے اسی آیت سے ثابت کر دیا کے جواب دعویٰ دعویٰ سے بڑا ہوتا ہے۔ پھر سنی صدر مناظر نے دوسری آیت پاک تلاوت کی۔

ومن الناس من یقول آمنا باالله (القرآن)

اس آیت سے بھی اپنے دعویٰ کو عقلی دلائل سے ثابت کیا آخر بریلویوں نے اپنی شکست کو محسوس کرتے ہوئے مناظرہ شروع کرنا منظور کیا ورنہ اس سے پہلے ایسے ضدی بنے ہوئے تھے کے شاید پورا دن مناظرہ ہی شروع نہ کرتے۔ مگر جب دیکھا کہ اب ہمارے پھنسنے کا وقت آ گیا ہے تو اب اس موضوع کو چھوڑ کر مناظرہ کرنا شروع کر دیا۔ یہ ہمارے سنیوں کی دوسری فتح ہوئی۔

3۔ ہمارے سنی صدر مناظر نے بریلوی صدر مناظر سے دلیل کی تعریف مانگی جو اُس نے ہمارے دلائل کے بعد بھی پورا مناظرہ گزرنے تک دلیل کی تعریف نہ سنائی۔ حالانکہ

اس نے کہا تھا کہ میں دلیل کی تعریف کرتا ہوں اور دلیل کی تعریف کروں گا بریلوی صدر مناظر دلیل کی تعریف نہ سنا سکا یہ ہماری تیسری فتح ہوئی۔

4۔ بریلوی صدر مناظر نے فتاوی ارشیدیہ کے مصنف کا نام پڑھا عبد الرشید گنگوہی جبکہ مصنف کا نام فقیہہ الأمت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ تھا جو مصنف کا نام تک صحیح نہ پڑھ سکے وہ رضا خانیوں کے اشرف آصف جلالی کا مایہ ناز شاگرد اور مناظر ہے واہ بھائی واہ یہ ہے ان کی قابلیت۔

5۔ بریلوی مولوی نے جھوٹ بولتے ہوئے کہا کہ دیوبندی مولوی نے ہم (رضا خانیوں) کو؛ جشن عید میلاد النبیؐ؛ کے موضوع پر چیلنج دیا تھا جبکہ ہمارے پاس تحریری چیلنج موجود ہے جس میں بریلوی مولوی عمر خطیب جامع مسجد غوثیہ کالج ٹاؤن کوہاٹ نے مولانا کاشف صاحب مدظلہٗ کو چیلنج دیا تھا۔

6۔ بریلوی مناظر نے کہا کے میلاد قیاس سے بھی ثابت کریں گے۔

یہ بریلوی مناظر کی جہالت تھی کیونکہ کتب اُصول فقہ میں لکھا ہے کے قیاس ظاہر کرتا ہے ثابت نہیں کرتا سُنی مناظر نے بریلوی مناظر کی جہالت کو خوبصورت انداز میں ظاہر کیا

7۔ بریلوی مناظر کا کہنا تھا کے مستحب اور سنت ایک ہے سنی مناظر نے اس جاہل گنوار سے مستحب اور سنت کے ایک ہونے کی دلیل مانگی جس کو وہ پورے مناظرے میں پیش نہ کر سکا۔ اس جاہل مناظر کو یہ پتہ نہیں تھا کے نماز کی سنتیں اور مستحبات مختلف ہوتی ہیں ایک نہیں ہوتیں۔

8۔ بریلوی مناظر نے جھوٹا اور من گھڑت حوالہ پڑھا کہ:

مولانا شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے کہ جو اللہ کے سوا کسی کو غوث کہے وہ مشرک ہے؛ اس جھوٹے اور من گھڑت حوالے پر وہ کتاب پورے مناظرے میں پیش نہ کر سکا۔ حالانکہ بریلوی مناظر کہتے تھے کے کتاب آرہی ہے انتظار کرو مناظرہ ختم ہونے سے پہلے آجائیگی مناظرہ ختم ہو گیا مگر کتاب نہیں آئی۔

9۔ بریلوی مناظر کو جب ﴿غنیت الطالبین﴾ کا حوالہ پیش کیا گیا تو جاہل نے محض اس کا جواب نہ آنے کی وجہ سے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کتاب ماننے سے انکار کر دیا جبکہ اسی

کتاب کو جید بریلوی کتب میں اس کو حضرت شیخ کی کتاب مانا گیا ہے

(i) انوار ساطعہ۔ مولوی عبدالسمیع رام پوری (اس میں احمد رضا خان بریلوی کی تقریظ بھی ہے)

(ii) مقیاس حنفیت۔ مولوی عمر اچھروی

(iii) انوار شریعت جلد دوم۔ مفتی نظام الدین ملتانی

جس کا جواب دینے سے بریلوی مناظر اخیر مناظرے تک عاجز و جاہل رہا۔

(10)۔ بریلوی مناظر نے اپنے بریلوی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو ماننے سے انکار کر دیا جب کہ یہ مناظرہ جھنگ میں اشرف سیالوی کا معاون مناظر تھا۔

یہ بھی بریلوی مناظرین کی علمی قابلیت تھی کہ جب جواب نہ بن پڑے تو اپنے باپ کو بھی ماننے سے انکار کر دو۔

(11)۔ بریلوی مناظرین ایسے جاہل اور احمق تھے کہ اوپر پنکھا چل رہا تھا نیچے ان کے بغلوں سے پسینہ نکل رہا تھا مگر پھر بھی اوپر سے کوٹ پہنے ہوئے تھے۔ بے چاروں کی عقل ماری گئی تھی۔

(12)۔ بریلوی صدر مناظر فلمی ایکٹرز کی طرح ایکٹنگ بہت کرتا تھا جس سے اندازہ ہوتا تھا کہ یہ کسی مدرسے کا فاضل نہیں بلکہ کسی۔۔۔۔؟ آگے آپ خود سمجھ دار ہیں۔

(13)۔ بریلوی مناظرین اپنے ساتھ کرائے (Rent) پر ایک بڈھے کو شور مچانے اور گالی گلوچ نکالنے کے لئے خاص طور پر ساتھ لائے تھے۔

اس چیز کو دیکھ کر بریلویوں کی تہذیب اور علمیت کا خاص طور پر اندازہ ہوتا ہے۔

(14)۔ بریلوی مناظرین چوں کہ علم اور کتابوں کے مطالعے سے قطعی طور پر ناواقف تھے اس لئے بار بار مناظر اہلسنت فاتح رضا خانیت حضرت علامہ ابوایوب قادری صاحب دامت فیوضھم العالیہ کی تقریر کے دوران بول پڑے تھے اور ٹوکتے تھے اور اپنی جہالتوں کا ثبوت دیتے تھے۔

(15)۔ جب بریلوی مناظر تقاریر کر رہا ہوتا تھا اس وقت بریلوی صدر مناظر کی حالت ایسے ہوتی تھی جیسے وہ اپنے بریلوی مناظر کی تقریر سے اتفاق نہ کرتا ہو۔ بریلوی صدر مناظر

تھوڑا تھوڑا پریشان نظر آتا تھا۔

(16) بریلوی مناظر جاہل نے اپنی دعوی والی تحریر سے بے خبر ہو کر مروجہ جشن عید میلاد النبی کو "سنت خدا" کہہ دیا۔ حالانکہ دعوی میں مستحب لکھا تھا۔

اپنے دعوی کی مخالفت خود ہی کر دی یہ تو بریلوی مناظر کا مبلغ علم تھا۔ یہ نہیں پتہ تھا کہ دعوی میں کیا لکھا ہے اور میں کیا بول رہا ہوں۔

بریلوی مناظر شروع ہی میں اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھے تھے۔

(17)۔ بریلوی مناظر نے سنی مناظر کی "جلوس ربوہ" پر دلیل کو لے کر جھوٹ بولا کہ:

"تم (سنی مناظر) نے کہا ہے کہ ہم (سنی دیوبندی) ربوہ میں مزرائیوں کو جلانے کے لئے جلوس نکالتے ہیں۔"

حالانکہ یہ بریلوی مناظر کا سفید جھوٹ تھا جس کو سنی مناظر نے خوب پکڑا اور اس کی خوب گت بنائی۔

مناظرہ میں بریلوی دلائل اور ان کا دندان شکن جواب:

(1) بریلوی مناظر نے اپنی پہلی تقریر میں چند آیات اور بخاری شریف سے اور چند کچھ اور احادیث مبارکہ پڑھی جن سے تحریف معنوی کرتے ہوئے بریلوی مناظر نے غلط مطلب یہ لیا کہ:

سرکار طیبہ ﷺ کے یوم ولادت پر جشن عید منانا جائز ہے اور جلوس جشن میلاد نکالنا بھی جائز ہے۔

الجواب: فاتح رضاخانیت، مناظر اہلسنت نے جواباً کہا

(1) آپ آیات مبارکہ سے استدلال نہیں کر سکتے کیونکہ آپ لوگوں نے قرآن پاک کی توہین کی ہے کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو مشورہ دیا ہے کہ کسی کتے وغیرہ کے نازل شدہ قرآن پر ایمان لے آؤ۔ (مقیاس حنفیت)

(i) دوسری بات یہ ہے کہ آیات کا نزول سرکار طیبہ ﷺ پر ہوا ہے یا آپ پر؟

(2) اگر ان پر ہوا ہے جو آئے ہی قرآن پاک کی تشریح کرنے کے لئے تو انہوں نے اس سے وہ مطلب کیوں نہیں سمجھایا جو تم نے سمجھا؟

(ii) اگر وہ سمجھتے تو صحابہ کرام کو جشن عید میلاد اور جلوس کے لئے حکم دیتے جب کہ ایسا کچھ نہیں ہوا۔

(3) احادیث شریف میں سرکار طیبہ ﷺ کے فضائل و مناقب کا بیان ہے اس سے کسی مسلمان کو انکار نہیں ہو سکتا۔

(4) آپ نے بخاری شریف سے حدیث مبارک پیش کی ہے لیکن بخاری شریف سے آپ استدلال نہیں کر سکتے کیونکہ آپ لوگ امام بخاری کو گستاخ رسول کہتے ہو اور گستاخ صحابہ بتاتے ہو۔ (انوار شریعت)

تو تمہیں بخاری شریف کو ہاتھ لگانے کی بھی اجازت نہیں کیونکہ وہ تمہارے نزدیک گستاخ رسول ہے۔

(5) آپ نے مسلم شریف سے جلوس نکالنے پر استدلال کرتے ہوئے حدیث پیش کی کہ صحابہ کرام نے آپ علیہ السلام کی مدینہ آمد کے موقع پر استقبال کیا اور یہ جلوس تھا۔ تو سنی مناظر نے اس کا جواب دیا کہ:

(i) اگر سرکار طیبہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لے آتے تو ہم سر کے بل چل کر استقبال کرتے۔

(ii) کیا صحابہ کرام نے اس تاریخ کو ہر سال جلوس نکالا؟

(iii) کیا یہ تاریخ بارہ ربیع الاول کی تھی جو تم 12 کو جلوس نکالنے کی تائید میں یہ روایت پڑھ رہے ہو؟

بریلویت کے ان جاہل مناظر کے رنگ اس وقت فق ہو چکے تھے۔ ایک رنگ آرہا تھا تو دوسرا جا رہا تھا۔

آخر تک بریلوی مناظران دلائل کا جواب نہ دے سکے۔

(1) بریلوی مناظر نے کہا کہ آپ کے حضرت تھانوی مجلس میلاد میں جاتے تھے اور ہفت مسئلہ میں بھی جواز کا قول ہے۔

الجواب: فاتح رضاخانیت، مناظر اہلسنت نے کہا کہ:

(1) یہ اس دور کی بات ہے کہ جب حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کی

اصلاح کے لئے مجلس مولود میں جاتے تھے لیکن پھر رجوع کر کے اس کے خلاف دلائل و براھین سے اس کا خوب رد کیا ہے۔ خطبات میلا دالنبی میں حضرت نے دلائل اربعہ سے تمہارے بریلوی موقف کو رد کیا ہے۔

تفصیل کے لئے خطبات میلا دالنبی پڑھیئے۔

یہاں بریلوی مناظر نے کہا: جاتے تو تھے نا!

سنی مناظر:

سرکار طیبہ ﷺ نے گوہ کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد) جب کہ ترمذی وغیرہ میں ہے کہ صحابہ کرام کے دستر خوان پر کھائی گئی۔

محدثین کہتے ہیں کہ کھانے والی روایت منسوخ ہے اور کھانے سے روکنے والی روایات ناسخ ہے اور بعد کی ہے۔

اگر پہلے والی بات پر چلنا ہے تو احادیث زیادہ اس بات کی مستحق ہے۔ پھر گوہ کھاؤ۔

یہاں بریلوی مناظرین کو جہاں اپنی جہالت کا پتہ چلا وہیں اہلسنت کے مناظر کی قوت استدلال کا بھی اہل علم کو پتہ چلا۔ ان کا جواب آخر تک بریلوی مناظر نہ دے سکا۔

(4) بریلوی مناظر نے کہا کہ مولانا رشید احمد گنگوھی نے مجلس مولود کو ہر حال میں نا جائز لکھا ہے (فتاوی رشیدیہ)

الجواب: سنی مناظر نے بریلوی مناظر کی خیانت ودجل کو ظاہر کرتے ہوئے جواباً کہا کہ:

(i) فقیہ الامت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نفس ذکر ولادت علیہ الصلوۃ والتسلیم کو معزوب مانتے ہیں جیسا کہ تالیفات رشیدیہ ص 115 ص، 116 میں یہ بات موجود ہے۔

(ii) حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے جو نا جائز کہا تو اس وجہ سے ہے کہ چونکہ عوام جائز کام سے مفاسد میں پڑگئی اسے واجب سمجھتی ہے اس لئے نا جائز ہے اس میں تداعی کی قید بھی موجود ہے۔ اور مفاسد والی بات تو خود بریلوی اکابر نے بھی (نور العرفان، فہارس فتاوی رضویہ اور دیگر کتب میں) لکھا ہے کہ جائز کام مفاسد کی وجہ سے نا جائز ہو جاتے ہیں۔

(iii) فاضل بریلوی نے تعزیہ نکالنا اصل کے اعتبار سے درست لکھا ہے مگر

مفاسد کی وجہ سے حرام وممنوع قرار دیا ہے۔(رسالہ تعزیہ داری)

پھر آگے خود ہی سوال اٹھایا کہ اگر کوئی مفاسد سے پاک تعزیہ بنائے تب بھی جائز نہیں۔

توہم بھی یہی کہتے ہیں کہ مفاسد کی وجہ سے ممنوع ہے۔

مفاسد میں ناچ، انڈین گانے، عورتوں مردوں کا ملنا جلنا، عید میلاد کو عیسائیوں کے چرچ میں منانا اور نماز بھی وہیں ادا کرنا، ڈھول پیٹنا وغیرہ کئی مفاسد ہیں۔

جب مفاسد کا ترک بغیر جائز امر کے رو کے نہ ہو سکے تو پھر اس جائز امر کو بھی ترک کردیا جائے (نور العرفان)

(5) ربوہ اور کوہاٹ میں جلوس میلاد النبی نکلتا ہے جس کو آپ دیوبندی نکالتے ہو۔(بریلوی مناظر)

الجواب: سنی مناظر نے بریلوی مناظر کی اس دلیل کی دھجیاں بکھیر دی۔

(i) ربوہ مرزائیوں کا علاقہ ہے اور وہاں سارا سال جلسہ جلوس پر پابندی ہوتی ہے مگر اس ایک دن سے ہمارے حضرات فائدہ اٹھا کر مرزائیوں کے خاص مقامات پر پہنچ کر ان کو دعوت دیتے ہیں۔

(ii) اور یہ جلوس عبادت سمجھ کر نہیں نکالے جاتے محض سیاسی موقف کے تحت نکالے جاتے ہیں اور کوئی بدعت جب بنتی ہے اس کو عبادت سمجھ کر کیا جائے۔

جواب میں بریلوی مناظر نے کہا:

اچھا تو مولوی صاحب نے کہا کہ ہم (سنی دیوبندی) ربوہ میں مرزائیوں کو جلانے کے لئے جلوس نکالتے ہیں۔

الجواب:

سنی مناظر نے کہا کہ یہ تمہارا سفید جھوٹ ہے میں نے یہ الفاظ قطعاً نہیں کہے۔ جھوٹ ہے جھوٹ ہے۔

بریلوی مناظر اپنے جھوٹ کو سچ ثابت کرنے میں ناکام رہا۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت 10 محرم الحرام کو ہوئی ہے۔

(غنیۃ الطالبین)

تو مولوی صاحب! شیخ کے اس قول کی مخالفت کرکے تمہاری دنیا بھی برباد ہوئی اور آخرت بھی برباد ہوئی ہے۔

تم گیارہویں شریف شیخ کے نام کے کھاتے ہو مگر آج 10 محرم الحرام کو جلوس نکالو شیعہ تمہاری شکلیں نہ بگاڑ دیں تو کہنا۔

اس پر بریلوی مناظر نے بوکھلاہٹ میں آکر ''غنیۃ الطالبین'' کو شیخ کی تصانیف ماننے سے انکار کر دیا۔

ہم نے تین جید بریلوی ملاؤں کی تصانیف پیش کر کے شیخ کی تصانیف کو ثابت کر کے اس کا منہ بند کر دیا (انوار ساطعہ، انوار شریعت، مقیاس حنفیت) رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی اکثر بریلوی ملاؤں نے صراحتاً بھی غنیۃ کو شیخ کی تصانیف مانا ہے رضی اللہ عنہما

بریلوی مناظر نے ''بدعت سیئہ'' پر دلیل مانگی تو

بریلوی مناظر نے جب ''بدعت سیئہ ہونے پر دلیل مانگی تو سنی مناظر نے کہا کہ (پیران پیر روشن ضمیر، میران میر) شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

> ''وہ بات جو قرآن میں بھی نہ ہو اور سنت میں بھی نہ ہو اور صحابہ کے زمانہ میں بھی نہ ہو اس میں اپنی رائے لگانا (یعنی جائز قرار دینا) بدعت اور حدث ہے غنیۃ اور بدعت کا لفظ جب اکیلا آئے تو اس سے مراد بدعت سیئہ ہی ہوتا ہے''۔

(6) سنی مناظر نے کہا کہ:

12 ربیع الاول کو انگریز نے اپنے مددگار مسلمانوں کو تالیف قلبی کے لئے 12 وفات سے بدل کر عید قرار دے دیا۔ (رسائل میلاد محبوب)

تو مسلمانوں سرکار طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں آپ کی اطاعت کرنا چاہیے نہ کہ انگریز کی۔

(7) اور سب سے پہلے جلوس 1932ء میں ہندوستان میں نکالا گیا

(انوار مظہریہ)

(8) اور مزے کی بات یہ ہے کہ فاضل بریلوی نے ساری زندگی جلوس نہ نکالا اور نہ جلوس میں شرکت کی۔

تمہاری معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ:

''جو اعلیٰ حضرت کا ہم عقیدہ نہ ہو وہ کافر ہے''

(انوار شریعت، فتاوی صدر الافاضل)

تو اعلیٰ حضرت بریلوی کا عقیدہ جلوس والا نہ تھا۔ اب جو تم جلوس نکال کر اعلیٰ حضرت بریلوی کی مخالفت کرتے ہو تو لہٰذا تم اپنے بریلوی علماء کے فتوؤں سے کافر ٹھہرے۔

(9) اور میلاد کا معنٰی ہے پیدا ہونا اور پیدا بشر ہوتا ہے نہ کہ نور جب کہ تم بشر نہیں مانتے کیونکہ تمہاری کتب میں لکھا ہے کہ بشر ماننا ایمان نہیں (تفسیر نعیمی جلد اول) اور بشریت آدم سے شروع ہوئی جو آدم سے پہلے ہو وہ بشر کیسے (تحفظ عقائد اہلسنت)

جو نبی کو بشر کہے وہ کافر (نور العرفان، رشد الایمان)

اب بتاؤ جب تم بشر ہی نہیں مانتے تو تم میلاد کیسے مانتے ہو؟؟

(10) سنی مناظر نے کہا کہ تم نے جھوٹ بولا ہے کہ ہم بریلوی عید میلاد مروّجہ کو مستحب کہتے ہیں۔ جب کہ فاضل بریلوی نے مباح لکھا ہے (الامن والعلیٰ) مفتی عبدالقیوم ہزاروی نے بدعت حسنہ لکھا ہے (عقائد و مسائل) مفتی احمد یار نعیمی نے سنت انبیاء و سنت الٰہیہ لکھا ہے (جاء الحق) ارشد سعید کاظمی نے واجب لکھا ہے (میلاد النبی)

ایک مباح بڑھتے بڑھتے واجب تک بن جائے تو پھر اس کو ترک کرنا بھی ضروری ہے۔ (انوار ساطعہ)

یہ سنی مناظر کے دلائل و براھین تھے جن کو بریلوی رضا خانی مناظر گیارھویں شریف کا ٹھنڈا دودھ سمجھ کر ہڑپ کر گیا ڈکار بھی نہ لیا۔

یہ تھی مناظر کوہاٹ کی مختصر روداد، اللہ پاک حق سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

نوٹ: یہ مناظرہ ویڈیوز سی ڈیز میں موجود ہے۔ خود دیکھ کر اپنے دوستوں کو دکھا کر فیصلہ کریں کہ بریلویوں کو کیسے شکست ہوئی؟

مناظرہ دیکھنے کیلئے وزٹ کریں

www.youtube.com/rahesunnat1

دعوت اسلامی ایک غیر اسلامی جماعت ہے

بریلویوں کا اعتراف

ساجد خان نقشبندی

حصہ اول

قارئین کرام!!! اس دنیا فانی میں ہمیشہ ایک گروہ حق پر رہا اور ایک باطل جو گروہ حق پر رہا اس کے نظریات عقائد اعمال معاملات وحی الٰہی پر مبنی تھے اور رہیں گے مگر اس کے مقابلے میں باطل گروہ کا اصل منشور محض اپنے مادی مفادات کی تکمیل اور چند روزہ زندگی کی شہرت نمود اور عیش و عشرت ہے۔ برصغیر میں جب انگریز نے اسلام کو ختم کرنے کیلئے اپنے مذموم منصوبوں پر عمل شروع کیا تو اللہ کی طرف سے اس کے مقابلے کیلئے ایک جماعت حقہ یعنی علمائے اہلسنت دیوبند احناف مسلک کو چنا جس نے ہر دور میں استعمار کا مقابلہ کیا اور حق کی آواز کو بلند کیا انگریز جب علمائے اہلسنت کی اس حقانی یلغار کی تاب نہ لاسکا تو اس نے مسلمانوں کو آپس میں تقسیم کرنے کیلئے ایک باطل گروہ ''بریلویت'' کو ''احمد رضا خان'' کی امارت میں پروان چڑھایا جس کا واحد مقصد دین اسلام کی بنیادیں اکھاڑنا اور انگریز کی جڑوں کو مضبوط کرنا ہے۔ چونکہ اس گروہ کی بنیاد ہی دنیاوی مفادات کی تکمیل کیلئے ڈالی گئی اس لئے آئے دن ان میں اس بنیاد پر جھگڑے ہوتے رہتے ہیں۔ علمائے اہل حق نے جب عوام کو قرآن کی صحیح تعلیمات سے آگاہ کرنے کیلئے مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اور اس پر شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کا حاشیہ شائع کروایا تو بریلویوں نے اپنی بلیک مارکیٹ بند ہونے کے خطرے کے پیش نظر ایک دو نمبر ترجمہ و حاشیہ قرآن المعروف کنزالایمان و خزائن العرفان شائع کروایا مگر اہل علم نے اس کے ساتھ جو حشر کیا اسے سب جانتے ہیں۔ اہلحق نے جب عوام کی دینی رہنمائی کیلئے سوچا اور اس سوچ کو علمی جامہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''بہشتی زیور'' کی صورت میں پہنایا تو رضا خانیوں نے اپنی جعلی دکان چمکانے کیلئے اپنی بلیک مارکیٹ میں ''سنی بہشتی زیور'' کے نام سے ایک کتاب شائع کروائی جس کی مقبولیت کا یہ حال ہے کہ خود رضا خانیوں کو علم نہیں کہ اس کتاب کا

مصنف کون ہے؟ اس کا موضوع کیا ہے؟ الحق نے جب عوام کی دینی رہنمائی کیلئے ایک تبلیغی تحریک حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے دور کے مجدد تھے کی امارت میں شروع کی اور چند ہی سال میں اس تحریک نے پوری دنیا میں دین اسلام کی تبلیغ کی دھوم مچادی تو رضاخانیت کی بلیک مارکیٹ پر ایک بار پھر تالے لگنے لگے تو انھوں نے اس کے مقابلے میں ایک جماعت ''دعوت اسلامی'' کا قیام کیا جسکا امیر ایک ایسے شخص کو چنا گیا جس میں کوئی خوبی سوائے اس بات کے نہیں تھی کہ اس کا نام بھی ''الیاس'' تھا۔

مگر جیسا کہ میں پہلے واضح کر چکا ہوں کہ اس جماعت کی بنیاد ہی خودغرضی پر قائم ہے چنانچہ جب بریلویوں نے دیکھا کہ ان کا یہ جعلی پروڈکٹ تو خود ان کے گلے پڑ گیا ہے اور اس کی وجہ سے اب ان کی دکانیں پھیکی پڑ رہی ہیں تو آخر ایک دن خود ہی ''دعوت اسلامی'' کی اس جعلی مارکیٹ پر چھاپا مارا اور وہ مال برآمد کیا کہ اس مارکیٹ کے کرتا دھرتا منہ چھپائے پھر رہے ہیں اسے آپ ''تبلیغی جماعت'' کے کارکنان کا اخلاص اور عند اللہ مقبولیت کا اثر ہی کہہ سکتے ہیں کہ اس کی ضد میں بننے والی جماعت کا آج وہ حشر خود بریلویوں نے کر دیا کہ اس جماعت میں جانے کے بعد نمازیں تک قبول نہیں بلکہ نماز کی قبولیت تو دور اسلام تک باقی نہیں رہتا۔۔ میں یہ تمام باتیں کسی ضد یا عناد کی بنیاد پر نہیں کہہ رہا بلکہ یہ تمام انکشافات اور حقائق ''بریلی'' مرکز سے چھپنے والی کتاب ''ابلیس کا رقص'' میں موجود ہیں۔ اور آج راقم الحروف اسی کتاب کے حوالے سے آپ کے سامنے ''دعوت اسلامی'' کے خوشنما برقعے کے پیچھے اس جماعت کا اصل ''ابلیسی چہرہ'' آپ کو دکھائے گا ملاحظہ فرمائیں۔

دعوت اسلامی کا منشور دیوبندی ہے

اس کتاب میں دعوت اسلامی کے منشور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

سروں پہ سبز پگڑی اور لبوں پر ذکر سنت ہے
مگر منشور دیوبندی طریقہ کار نجدانی

(ابلیس کا رقص، ص۱۲: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

اب بریلوی خود ہی جواب دیں کہ جس جماعت کا منشور دیوبندی اور طریقہ کار نجدی وہابی ہو (اپنے

اصولوں کے مطابق) کیا اس کے کارکن کسی بھی صورت میں مسلمان رہ سکتے ہیں؟ اور کیا ان کا اپنی بیویوں کے پاس جانا خالص زنا اور اولاد کا ولد الزنا ہونا قرار نہ پائے گا۔۔؟؟ ناراض مت ہوں احمد رضا خان نے دیوبندیوں اور وہابیوں کیلئے سب سے کم درجے کا فتوی یہی دیا ہے۔

دعوت اسلامی سے مسلمان بچیں

اسی کتاب میں مفتی کفیل احمد ہاشمی مفتی دار الافتاء بریلی کی تصدیق موجود ہے جس میں مفتی صاحب اس جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

''شرکت کرنا کیسا ہے تو فرمایا کہ اس تحریک کے بہت سے طریقہ کار ایسے ہیں جو اہلسنت کے خلاف ہیں مسلمان ان سے بچیں''۔

(ابلیس کا رقص، ص ۱۶: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

دعوت اسلامی تحریک کے تعلق سے پوچھا کہ وہ جماعت کیسی ہے اس کے پروگرام میں مفتی صاحب یہ بات مولوی اختر رضا خان قادری کے حوالے سے نقل کر رہے ہیں جو اس وقت بریلویت کے چیف گرو اور احمد رضا خان صاحب کے جانشین ہیں حیرت ہے دعوت اسلامی کا ایک طرف تو نعرہ سنتوں کو عام کرنے کا ہے مگر ان کے سب سے بڑے گرو کا تو ان کے بارے میں فیصلہ یہ ہے کہ یہ جماعت سنتوں کو کیا عام کرے گی اس کا تو شمار ہی اہلسنت میں نہیں۔

دعوت اسلامی کا راستہ جہنم کا راستہ ہے

ہمارے بھولے بھالے عوام سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ تو عاشق رسول ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اس جماعت میں شامل ہونے والا عشق رسول کی راہ پر گامزن نہیں ہوتا بلکہ جہنم کی پرخار راہداری میں ایسا کھو جاتا ہے کہ جب اس کو ہوش آتا ہے تو وہ خود کو جہنم کے بیچ میں پاتا ہے یہ میں نہیں کہہ رہا خود بریلویوں کو اس بات کا اقرار ہے:

''انجمن تحفظ ایمان دعوت اسلامی کے ذمہ داروں اور فوٹو، ٹی وی، مووی کے جواز کنندگان سے یہ عرض کرنا چاہتی ہے کہ انھوں نے اپنے لئے اگر جہنم کا راستہ چن لیا ہے تو یہ ان کی مرضی لیکن خدا کے واسطے اپنے پیارے نبی حبیب اکرم ﷺ کی بے علم و بے

شعور امت کو فریب دے کر اس راستے پر نہ لاؤ''۔

(ابلیس کا رقص، ص ۲۱: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

مدنی چینل یا سینما بینی

ماضی میں الیاس قادری صاحب ٹی وی کے سب سے بڑے دشمن تھے مگر نا معلوم اپنے ''حقیقی آقا'' نے ان کو کونسی ایسی پٹی پڑھائی کہ یکدم کل تک جس چیز کو گھر سے نکالنے پر آقا مدنی ﷺ خوشخبری دینے آتے اب اسی حرام کا نام ''مدنی'' رکھ دیا معاذ اللہ گویا شراب پر زمزم کا لیبل لگا دیا ان کے اس ''شیطانی چینل'' کے متعلق خود بریلوی اور ان کے مفتی اعظم صاحب کیا فرماتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

''ٹی وی، وڈیو وغیرہ سینما سے مختلف نہیں ہیں پہلے سینما مخصوص سینما گھروں میں ہوتا تھا اور اب گھر گھر سینما ہو گیا ہے اور گھر گھر ٹی وی، وڈیو کے ذریعہ تصویروں اور تماشوں کی نمائش ہو رہی ہے۔ مفتی اعظم ہند کے زمانے میں ایک فلم ''خانہ خدا'' نکلی تھی اس میں حج وغیرہ کا پروگرام دکھایا جاتا تھا۔ اس بارے میں حضور مفتی اعظم ہند نے ارشاد فرمایا تھا ''دین کو تماشہ بنانا جائز نہیں''۔

(ابلیس کا رقص، ص ۲۴: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

وہ بریلوی جو کہتے ہیں کہ ہم نے یہ ٹی وی چینل دینی مصالح کیلئے کھولا ہے اپنے اس مفتی کے فرمان کو بار بار پڑھیں اور اگر کہیں منہ چھپانے کی جگہ نظر آئے تو فوراً اس کی طرف دوڑ لگائیں۔

دعوت اسلامی کے متعلق شرمناک انکشاف

اس کتاب میں بریلویوں کے اس چینل کی نحوست کا جو دلدوز واقعہ نقل کیا ہے اسے پڑھ کر ہر شریف النفس آدمی کا سر شرم سے جھک جاتا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ

''ایک لڑکی نے الیاس قادری کو لکھے ایک خط میں اپنا واقعہ اسطرح بیان کیا ہمارے گھر میں ٹی وی نہیں تھا ابو دعوت اسلامی سے متاثر تھے دیدار عطار کی سی ڈی آنے کے بعد ابو TV خرید لائے۔ اب ہم دیدار عطار کے علاوہ ملکی اور غیر ملکی فلمیں بھی دیکھنے لگے.........

بتائے عطار صاحب مجرم کون؟؟ میں یا ٹی وی لانے والے میرے ابو یا آپ خود۔۔؟؟

(ابلیس کا رقص، ص ۲۸: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

غور فرمائیں قارئین کرام کہ اس خوشنما نام کے نیچے کیسے کیسے ناشائستہ کام سرانجام دئے جارہے ہیں یہ تو صرف ایک واقعہ سامنے آیا ہے نہ جانے کتنی پاکدامن عورتوں کی پاکدامنی اس فحاشی چینل کے نیچے سسکیاں لے رہی ہونگی۔۔ کاش کہ حاجی عمران عطار، مولوی الیاس عطار، وغیرہما اس پہلو پر بھی غور کرتے۔

الیاس قادری مبلغ.......یا.......؟

نام نہاد دعوت اسلامی کے انہی کرتوتوں کی وجہ سے بریلوی بھی یہ اقرار کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں کہ الیاس قادری ایک ایسا شخص ہے جس نے اہلسنت کی اصلاح اور عشق رسول ﷺ کا لبادہ اوڑھ کرامت کے لوگوں کے دین وایمان بلکہ عزت وآبرو کو داؤ پر لگادیا ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

Q.T.V کے اصل ڈائریکٹر یہود ونصاریٰ ہیں جو الیاس عطار اور بشیر فاروقی جیسی کالی بھیڑوں کے ذریعہ اسلام کی جڑیں کٹوا رہے ہیں۔

(ابلیس کا رقص، ص ۳۶: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

میرے خیال میں اب تو بریلوی حضرات کو بھی یقین کرلینا چاہئے کہ دعوت اسلامی حقیقت میں اسلام کی دعوت نہیں بلکہ یہود ونصاریٰ کے دین کی دعوت ہے الیاس عطار کی ڈوریں ان بے دینوں کے ہاتھ میں ہیں۔

دعوت اسلامی کے کارکنان کفر کی دعوت دے رہے ہیں

جب آپ کو یہ حقیقت معلوم ہوگئی کہ یہ جماعت اصل میں کوئی دینی تحریک نہیں بلکہ یہود ونصاریٰ کی طرف سے اسلام کے گلشن کو برباد کرنے کیلئے اس میں چھوڑی گئی ایک کالی بھیڑ ہے تو لامحالہ اس تحریک کی دعوت بھی اسلامی نہیں بلکہ کفر کی دعوت ہوگی چنانچہ انہی حقائق پر سے پردہ کشائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

''محبت رسول اور محبت اعلی حضرت کا دعوی کرنے والے الیاس عطار کے مریدوں و

کارکنان کا کفر وحرام کی ترغیب دینے والے Q.T.V پر موجود ہونا کیا
کفر پر راضی ہونا اور کفر کی ترغیب دینے والوں کا ہمنوا ہونا نہ ہوا؟''

(ابلیس کا رقص، ص ۴۷: ناشر انجمن تحفظ ایمان یو پی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

الیاس قادری سے بیعت ہونا جائز نہیں

جب آپ کو یہ معلوم ہوگیا کہ الیاس قادری کی دعوت، اسلام کی دعوت نہیں بلکہ کفر ،حرام اور بے حیائی کی دعوت ہے تو ایسے پیر سے بیعت ہونا ہر گز جائز نہیں لیجئے اس مسئلہ پر مہر تصدیق ہم آپ کے اختر رضا خان قادری سے لگوا لیتے ہیں ان سے سوال ہوتا ہے کہ:

''سوال نمبر ۳: جو تصویر کھنچواتا ہے یا ٹی وی پر آتا ہے اس سے مرید ہونا چاہئے یا نہیں؟
جواب: اس سے مرید ہونا جائز نہیں''۔

(ابلیس کا رقص، ص ۵۱: ناشر انجمن تحفظ ایمان یو پی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

چند صفحے آگے اس سوال کی تشریح میں کہتے ہیں کہ:

''الیاس عطار کا ٹی وی پر آنے کے سبب حضرت تاج الشریعہ کے جواب کے تحت الیاس عطار پیری مریدی کے لائق نہیں رہے اس لئے ان سے بیعت ہونا جائز نہیں۔ اور اب ان کو کھلے طور پر الیاس پادری کہا جارہا ہے۔ اگر وہ توبہ وتجدید ایمان نہیں کرتے ہیں تو الیاس عطار خود بتائیں کہ ان کے مریدین کی بیعت برقرار ہے یا فسخ ہوگئی جبکہ اس سے قبل ۳ بار ارتکاب کفر کے سبب ان پر علی الاعلان توبہ وتجدید ایمان اور تجدید بیعت باقی ہے۔ ایسی صورت میں امت مسلمہ کا ایمان کفر و گمراہی کے سمندر میں غرق ہوجانا لازمی ہے۔ جاگو پیارے مسلمان بھائیو جاگو''۔

(ابلیس کا رقص، ص ۵۹: ناشر انجمن تحفظ ایمان یو پی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

الیاس قادری بے علم و بے شعور ہے

یہ بھی جان لیں کہ الیاس قادری انتہائی درجے کا بے علم آدمی ہے (جن حضرات نے ان کے بیانات سنے ہیں ان کو اچھی طرح علم ہوگا کہ اسے تو اردو بھی صحیح طریقے سے بولنا نہیں آتی قرآن مجید اتنا غلط پڑھتے ہیں کہ رونا آجائے اور بیان کے دوران اپنی آستینوں۔ پگڑی اور کپڑوں

کے ساتھ جو حرکتیں کررہے ہوتے ہیں اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کوئی نفسیاتی مریض سامنے بیٹھا ہوا ہے) اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ کیا کسی جاہل آدمی کو بھی کوئی دینی منصب سونپا جاسکتا ہے۔۔۔؟؟؟ ملاحظہ فرمائیں:

''بے شعور و بے علم ہونے کے سبب الیاس قادری اپنی شہرت اپنی عزت کی بلندی ہضم نہ کرسکے اور خلاف اسلام کسی سازش کے تحت ان کے قدم ڈگمگا گئے اور ان میں خود نمائی، خودسری اس حد تک پہنچ گئی کہ انھوں نے شدید قسم کی غلطیوں کے ارتکاب اور ان پر علماء اہلسنت کی سرزنش تک کی پرواہ کرنا چھوڑ دیا۔ آج بھی ان پر عائد کئے گئے تین عدد فتوئے کفر موجود ہیں''۔

(ابلیس کا رقص، ص ۵۳: ناشر انجمن تحفظ ایمان یوپی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

غور فرمائیں جو شخص خود دائرہ اسلام سے نکل چکا ہو کیا اسے اپنا امیر یا پیر بنانے والا بھی مسلمان ہوسکتا ہے۔۔؟؟؟ اور ستم ظریفی تو دیکھئے کہ ایسے جاہل، بے شعور۔۔ کافر کو امیر اہلسنت کا لقب۔۔ فوا اسفا۔

الیاس قادری دین کی بیخ کنی میں مصروف ہیں نبی ﷺ کی اہانت ان کا مقصد ہے

حقیقت یہ ہے کہ الیاس قادری انتہائی درجے کا گستاخ ہے یہ شخص اسلام کا نام لیکر دن رات اسلام کی بیخ کنی میں مصروف ہے اس شخص کی بدنصیبی کا اندازہ تو اس سے لگائیں کہ محض اپنی جھوٹی شہرت کو پروان چڑھانے کیلئے یہ شخص نبی کریم ﷺ کی توہین و تحقیر سے بھی باز نہیں آتا۔۔ ملاحظہ ہو:

''الیاس عطار کا مقصد دین کی سربلندی کبھی نہ رہا وہ دین کو مسخ کرنے کیلئے سرگرم رہے اور ہیں۔ کوئی قائد اعلیٰ مقام حاصل کئے بغیر کامیاب نہیں ہوسکتا جس کیلئے وہ مختلف قسم کے ہتھکنڈے اختیار کرتا ہے۔ مقام عظمت حاصل کرنے کیلئے الیاس نے جو ہتھکنڈے اختیار کئے ان میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین و تحقیر اور امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت کے مرتبہ کی بیخ کنی سے بھی گریز نہ کیا''۔

(ابلیس کا رقص، ص ۵۶: ناشر انجمن تحفظ ایمان یو پی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

الیاس عطار گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے

چونکہ الیاس قادری صاحب کا اصل مقصد دین کی اشاعت نہ کبھی تھا نہ کبھی ہے بلکہ اس تحریف سے واحد مقصد قوم کو گمراہ کرنا اپنے یہود و نصاری آقاؤں کو خوش کر کے ان سے پیسہ بٹورنا ہے اس لئے اس مقصد کے حصول کیلیے یہ شخص گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے اس کی ایک واضح مثال کچھ عرصہ پہلے ٹی وی کی حرمت اور اب اچانک حلت ہے۔۔ چنانچہ انہی کرتوتوں کی بناء پر اس کتاب کے ص ۵۷ پر الیاس صاحب کیلیے یہ عنوان قائم کیا گیا کہ:

"الیاس عطار کا گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا"

داڑھی کی توہین

جو شخص اپنی شہرت کیلیے نبی کریم ﷺ کی توہین سے گریز نہ کرے تو وہ کسی سنت کی کیا توقیر کرے گا اور جس شخص کا واحد مقصد ہی دین کی بیخ کنی کرنا ہو تو وہ اگر خلاف شریعت فتوے دے دے تو کوئی بعید نہیں خاص کر جب وہ نہ صرف بے علم جاہل ہو بلکہ بے شعور بھی ہو:

> "غیر عالم الیاس عطار کا غلط فتوے جاری کرنا ان کا معمول بن چکا ہے۔ اس سے قبل بھی انہوں نے یہ فتوی جاری کیا تھا "مرد ایک ماہ کیلیے داڑھی رکھ لیں اور عورتیں ایک ماہ کیلیے پردہ کر لیں"۔ اسی فتوے پر بہرائچ شریف سے فتوائے کفر جاری ہوا"۔
>
> (ابلیس کا رقص، ص ۵۸: ناشر انجمن تحفظ ایمان یو پی انڈیا بار سوم ۲۰۰۹)

دعوت اسلامی امن پسند......یا......؟

قارئین کرام آج لوگوں کو دھوکہ دینے کیلیے اس جماعت کے کارکنان ہر جگہ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیوں کی صدا لگاتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اوپر سے جتنے میٹھے دکھائی دینے کی کوشش کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ اندر سے کڑوے ہیں اس کے ثبوت انشاء اللہ ہم کسی اور

ان تمام حوالوں سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ ''دعوت اسلامی'' درحقیقت ''دعوت غیر اسلامی جماعت'' ہے۔ فی الحال فقیر نے اپنے مضمون کا پہلا حصہ آپ کے سامنے پیش کیا ہے انشاء اللہ فقیر اس مضمون کے مزید حصے بھی جلد پیش کرنے کی کوشش کریگا۔

(جاری ہے)

☆☆☆

کیا انگوٹھے چومنا عشق نبوت ہے۔۔۔؟

ازافادات مولانا منیر اختر صاحب دامت برکاتھم العالیہ

بے عقل لوگوں کا عشق ہی بسا اوقات محبت اور عشق کو بدنام کر دیتا ہے۔ عقل کی معدومی کی وجہ سے وہ ایسے غیر مناسب اصول وقواعد بنا بیٹھے ہیں کہ پھر بہت سے اہل عشق بھی انکی نظر میں گستاخ معلوم ہونے لگتے ہیں۔

دیکھئے......ایک طرف رضا خانیوں کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ وہ انگوٹھے اس لیئے چومتے ہیں کہ اسمیں حضور ﷺ کا نور آجاتا ہے اور پھر یہ رضا خانی اس انگوٹھے چومنے کے عمل کو مستحب اور نامعلوم کیا کیا کہہ دیتے ہیں اور ایسا نہ کرنے والے کو وہابی گستاخ اور بے ادب کہہ ڈالتے ہیں۔

سوچیئے......کہ اگر کسی انگوٹھے میں نبی اکرم ﷺ کا صرف نور آجائے تو اسے چومنا مستحب ٹھہرتا ہے لیکن دوسری طرف جس جگہ خود نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہیں اسے چومنا ان رضا خانیوں کے نزدیک بدعت قبیحہ (گندی بدعت) سمجھا جاتا ہے۔

(حرمت سجدہ تعظیمی، مصنف احمد رضا خان)

ذرا سوچیئے......کیا یہ بے اصولی نہیں؟ اور ایسا کر کے یہ گستاخ اور بے ادب نہیں ٹھہرتے۔

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کا جائزہ

تحریر: مولانا مفتی نجیب اللہ عمر

(دوسری قسط)

ایک لفظ کو دوسرے لفظ سے بدلنے کی عادت

(۱) عَلَیْهِمْ کو "لَهُمْ" سے بدل دیا:

احمد رضا خان نے قرآن مجید کی آیت اسطرح نقل کی ہے

"کلاّ سیکفرون بعباد تهم ویکون ونلهم ضداً"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۳۶ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ آیت کریمہ کے اصل الفاظ یوں ہیں

"کلا سیکفرون بعبادتهم ویکونون علیهم ضداً" (الآیة)

(سورۃ مریم آیت نمبر ص ۸، پ ۱۶)

(غلطی) خان صاحب بریلوی نے آیت میں "عَلَیْهِمْ" کی جگہ "لَهُمْ" لکھ دیا ہے جو واضح غلطی ہے اور احمد رضا کے سوءِ حافظہ کی گواہی ہے۔

(۲) آیت میں تبدیلی کا ایک اور انداز:

احمد رضا نے آیت کریمہ یوں ذکر کی

"افنجعل المتقین کالفجار"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۸۵، نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ آیت کریمہ کے اصل الفاظ یوں ہیں

"ام نجعل المتقین کالفجار" (الآیة)

(سورۃ ص آیت نمبر ۲۸)

(غلطی) اس آیت میں احمد رضا خان نے لفظ "اَمْ" کو حرف استفہام "أ" اور حرف عاطفہ "ف" سے بدل کر اپنی عادت تحریفی کا اظہار کیا ہے۔

(۳) ضمیر جمع کو واحد سے بدل دیا:

احمد رضا خان نے قرآنی آیت اس طرح پڑھی

"ومن يتوله منكم فانه منهم"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۸۸ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ آیت شریفہ اصل میں یوں ہے

"ومن يتولهم منكم فانه منهم" (الآیۃ)

(پ ۶ المائدہ آیت ۵۱)

(غلطی) اس آیت میں احمد رضا نے ھُم جمع ضمیر کے بجائے ہ ضمیر واحد پڑھ دی جو احمد رضا کے ذوق تحریف کی واضح مثال ہے یا سوءِ حافظہ کی واضح مثال ہے۔

(۴) "کُنتُم" کو "أَنتُمْ" سے تبدیل کر دیا:

احمد رضا خان بریلوی نے آیت یوں درج کی

"قل أبالله وايته ورسوله أنتم تستهزء ون"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفہ ۲۰۱ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ قرآن میں آیت کریمہ اسطرح ہے.

""قل أبالله وايته ورسوله كنتم تستهزء ون" (الاية)

(پ ۱۰ سورۃ التوبہ آیت ۶۵)

ترجمہ احمد رضا: تم فرماد و کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۲۰۱ نوری کتب خانہ لاہور)

(غلطی) اس آیت کریمہ میں احمد رضا نے لفظ "کُنتُم" کو "أنتم" سے بدل دیا۔ یہ احمد رضا کے عمدہ حافظہ کی گواہی ہے.

(۵) "لَمّاا" کو "لِما" کر دیا:

فاضل بریلوی نے آیت شریفہ یوں لکھی ہے

"وان کل ذالك لِمامتاع الحیٰوۃ الدنیا۔"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ چہارم صفحہ ۳۳۱ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ اصل میں آیت کریمہ یوں ہے۔

"وَاِنْ كُلُّ ذَالِكَ لَمَّا مَتاع الحیٰوۃ الدُّنیاً"۔

الزخرف آیت ۳۵

(غلطی) اس آیت مین احمد رضا نے" لَما "(لام مفتوح ومیم مشدد) کو"لِمَا" لام مکسور ومیم مخفف سے بدل دیا جو احمد رضا کے سوء حافظہ اور تحریف کی آئینہ دار ہے۔

(۶) "بمخرجین" کو "بخارجین" سے بدل دیا:

ایک مقام پر احمد رضا خان بریلوی نے آیت اس طرح لکھی ہے

"وما ھم منھا بِخَارجین"

ترجمہ احمد رضا: اور وہ لوگ جنت سے کبھی نہ نکلیں گے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ چہارم صفحہ ۳۴۹ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ اصل میں آیت شریفہ یوں ہے۔

"وما ھم منھا بمخرجین" (الآیۃ)

(پ ۱۴ سورۃ الحجر آیت ۴۸)

(غلطی) اس آیت میں احمد رضا نے "مخرجین" (ثلاثی مزید کے صیغہ اسم مفعول) کو "خارجین" ثلاثی مجرد (کے صیغہ اسم فاعل) سے تبدیل کر کے اپنے محرف ہونے کا ثبوت دیا ہے یا حافظہ کی کمزوری کے وجہ سے ایسا کیا ہے۔

(۷) "اِنّا" کو "اَنّا" سے بدل دیا:

احمد رضا خان بریلوی نے قرآن مجید کی آیات یوں لکھی۔

"انا بُراء منکم ومما تعبدون من دون اللّٰہ"

ترجمہ احمد رضا: ہم بیزار ہیں تم سے اور اللہ کے سوا تمھارے معبودوں سے ہم تم سے کفر وانکار رکھتے ہیں۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۳۶ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ قرآن پاک میں ہے۔

"اِنَّا بُرءٰؤا منکم ومما تعبدون من دون اللّٰہ"۔(الآیۃ)

(۲۸، الممتحنہ آیت ۴)

(غلطی) یہاں پر احمد رضا خان نے "اِنّ" حروف تحقیق کو چھوڑ دیا اور "اَنا" ضمیر واحد متکلم کا اضافہ کر دیا اور ترجمہ بھی متکلم کا کیا ہے "اِنّ" کا ترجمہ چھوڑ دیا۔

(۸) "ف" کو "اِلّا" سے بدل دیا:

خان صاحب بریلوی نے قرآن مجید کی آیت اس طرح درج فرمائی ہے۔

"اِلاّمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃ"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۵۲ نوری کتب خانہ لاہور)

جبکہ قرآن مجید میں یہی آیت اسطرح ہے

"فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَۃِ "(الآیۃ)

(پ۶، سورۃ المائدہ آیت ۳)

(غلطی) اس آیت میں احمد رضا خان نے "الاّ" لکھ کر "ف" کو حذف کر دیا۔

(۹) "لَعَلَّھُمْ بِلِقَاءِ رَبِّھِم" کو "لِقَوْم" سے بدل دیا:

ایک سائل نے رضا خانی مذہب کے پیشوا احمد رضا سے سوال میں آیت اس طرح پڑھی۔

"ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسٰی الکتاب تَمَا ماً علی الذی احسن وتفصیلاً لکل شیء وّھدیً وّرَحْمَۃ لقوم یؤمِنُوْن"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ سوئم صفحہ ۲۲۸ نوری کتب خانہ لاہور اشاعت ۲۰۰۰ء)

دراصل یہ آیت کریمہ اس طرح ہے:

"ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسٰی الکتاب تَمَا ماً علی الذی احسن وتفصیلاً لکل شیء وّھدیً وّرَحْمَۃ لعلّھم بلقاء ربھم یؤمِنُوْن" (پ۸ الانعام آیت ۱۵۴)

لیکن صاحب نے سائل کے اس آیت کریمہ کو غلط پڑھنے پر نہ ہی اس کی اصلاح کی ہے اور نہ

ہی کوئی نوٹس لیا ہے اور ظاہر ہے اس طرح اسی وقت ہوسکتا ہے جب حافظہ کمزور ہو۔

"لفظ چھوڑ دینے کا مرض"

(۱۰) لفظ "قَد" چھوڑ دیا:

احمد رضا خان نے قرآن کی آیت اس طرح درج کی ہے۔

"ا لئن و عَصَیتَ قَبلُ"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۳۷ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ اصل میں یہ آیت کریمہ یوں ہے۔

آلْئٰن وَقَدْعَصَیْتَ قَبلُ"۔(الآیۃ) (پ۱۱، سورۃ یونس آیت ۱۹)

(غلطی) اس آیت کے نقل میں احمد رضا نے لفظ "قَد" دیدہ دانستہ یا نادانستہ طور پر چھوڑ دیا جوانکی تحریفی عادت یا سوء حافظہ کی نشانی ہے۔

(۱۱)"واؤ" عاطفہ کو ترک کر دیا:

فاضل بریلوی نے قرآن کی آیت یوں لکھی:

"اَضَلَّہُ اللہُ عَلٰی عِلُم" (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۷۴ نوری کتب خانہ لاہور)

دراصل قرآن کی آیت اس طرح ہے۔

"وَاَضَلَّہُ اللہُ عَلٰی عِلُم" (پ۲۵ سورۃ الجاثیہ آیت ۲۳)

(غلطی) اس آیت میں احمد رضا بریلوی نے دانستہ یا نادانستہ طور پر قرآن کی آیت میں سے حرف "واؤ" نکال دیا جو انکی پرانی عادت کی مظہر ہے۔

(۱۲)"ھذا" اور لفظ "رَبکُم" غائب کر دیا:

خان صاحب بریلوی نے قرآن کی آیت شریفہ اسطرح لکھی ہے۔

"بلیٰ اِنْ تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم یمددکم بخمسۃ ....."

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۹۵ نوری کتب خانہ لاہور)

جبکہ قرآن پاک میں یہی آیت ان الفاظ کے ساتھ ہے۔

''بلٰی اِنْ تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورھم ھذا یمددکم ربکم بخمسۃ الاف من الملائکۃ مُسَوِّمِین''(الآیۃ)

(پ۴،سورۃ ال عمران ۱۲۵)

(غلطی) آیت میں احمد رضا نے لفظ ''ھٰذا'' اور لفظ ''رَبکُم' 'چھوڑ دیا ہے جس سے انکی تحریفی عادت یا گند ذہنی ظاہر ہو رہی ہے۔

(۱۳)''لِیَبْلُغُ فَاہ'' کو حذف کر دیا:

بریلوی رضا خانی مذہب کے پیشواء نے آیت اسطرح ذکر کی ہے۔

''کباسط کفیہ الٰی الماء وماھو ببالغہ''

(ملفوظات اعلٰی حضرت حصہ سوئم صفحہ ۲۴۲ نوری کتب خانہ لاہور)

قرآن مجید میں آیت شریفہ کے الفاظ یہ ہیں۔

''کباسط کفیہ الٰی الماء لیبلغ فاہ وماھو ببالغہ'

'(پ۱۳سورۃ الرعد آیت ۱۴)

(غلطی) اس آیت میں احمد رضا بانی مذہب رضا خانیت نے آیت کریمہ کے پورے جملے کو بالکل اڑا دیا جو انکے قوت حافظہ یا ذوق تحریف کی مانند آفتاب گواہی ہے۔

''لفظ زیادہ کرنے کی خصلت''

(۱۴)''واؤ'' زیادہ کردیا:

بریلوی حضرات کے بڑے حضرت نے آیت کریمہ بایں الفاظ نقل کی ہے۔

''وما کان اللہ لیذر المومنین''

(ملفوظات اعلٰی حضرت حصہ اول صفحہ ۴۵ نوری کتب خانہ لاہور)

حالانکہ اصل میں آیت کے الفاظ اسطرح ہیں۔

''ما کان اللہ لیذر المؤمنین''(الآیۃ) (پ۴ سورۃ ال عمران آیت ۱۷۹)

(غلطی) اس آیت میں خان صاحب بریلوی نے اپنی پرانی عادت کی وجہ سے قرآن میں لفظ

"واؤ" زیادہ کر دیا۔

"ترتیب بدلنے کی عادت"

(۱۵) آیت کریمہ کی ترتیب بدل دی:

رضاخانی جماعت کے اعلیٰ حضرت نے آیت مبارکہ اس طرح بیان کی ہے۔

"وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ اَشرَكُوا وَالَّذِيْنَ اُوْتُو الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُم أَذًى كَثِيرا"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۶۰ نوری کتب خانہ لاہور اشاعت سنہ ۲۰۰۰)

اور ترجمہ بھی اسی محرف ترتیب کے مطابق نقل کیا ہے۔

ترجمہ احمد رضا: البتہ تم مشرکوں اور اگلے کتابیوں سے بہت کچھ برا سنو گے۔ (ملفوظات ص ۱۶۰ حصہ دوم)

جبکہ اصل آیت کریمہ کی ترتیب اس طرح ہے۔

"وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُو الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُم وَ مِنَ الَّذِيْنَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرا"۔ (پ ۴ سورۃ ال عمران آیت ۱۸۶)

(غلطیاں) اس آیت میں احمد رضا خان نے "الذين اوتو الكتاب من قبلكم" کو "وَمِنَ الذين اشر كوا" سے پہلے بیان کر دیا اور "واؤ" جو کہ "مِنَ الذين" سے پہلے تھا اسے "الذين اوتو الكتاب" سے پہلے ذکر کر دیا۔

اور یہ سب تبدیلی کے ساتھ آیت کے ترجمہ میں بھی غلط ترتیب والا ترجمہ کیا (جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے)

اور آیت کے شروع والے "واؤ" کا ترجمہ چھوڑ دیا یہ سب احمد رضا کے قوت حافظہ کا کرشمہ ہے یا پھر ذوق تحریف کی کارستانی ہے۔

اس آیت کا ترجمہ احمد رضا نے اپنے ترجمہ قرآن میں اس طرح کیا ہے۔

ترجمہ احمد رضا: اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ بُرا سنو گے۔

(کنز الایمان مع نور العرفان (تحت ہذہ الآیۃ) پیر بھائی کمپنی لاہور)

''احادیث کے نقل کرنے میں غلطیاں''

(ا) حدیث میں کمی بیشی کی پہلی مثال:

احمد رضا خان حدیث نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں

حدیث میں ہے۔

''انا نخاف لو متَّ علیٰ ذالك علیٰ غیر الفطرة ای غیر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم''

﴿ترجمہ احمد رضا﴾ : ہم اندیشہ کرتے ہیں کہ تو اسی حال پر مرا تو دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نہ مرے گا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۶ انوری کتب خانہ لاہور۔ اشاعت ۲۰۰۰ء)

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۱۵۔ حامد اینڈ کمپنی لاہور)

اصلی الفاظ یوں ہیں۔

''عن سلیمان قال سمعتُ زید بن وهب قال رأی حذیفةُ رجلاً لَم یتمّ الرکوع والسجود وقال ماصلیت ولو مُتَّ، مُتَّ علیٰ غیر الفطرة التی فطرَ اللہ محمداً صلی اللہ علیہ وسلم''

(صحیح البخاری ص ۱۰۹ جلد اول الجزء ۳ کتاب الاذان۔ باب اذا لم یتم الرکوع۔ قدیمی کتب خانہ)

(صحیح البخاری۔ کتاب الاذان باب اذا لم یتم الرکوع۔ الحدیث ۷۹۱ ج ا ص ۲۷۸)

(دار الکتب العلمیہ بیروت)

حدیث کے نقل میں غلطیاں:

(ا) اس حدیث کے الفاظ میں احمد رضا خان نے ''انا نخاف '' کے الفاظ کا اضافہ کردیا اور اس اضافے کو کاتب یا ناشر کی غلطی بھی نہیں کہا جاسکتا۔ اسلئے کہ اس لفظ کا ترجمہ بھی احمد رضا نے کردیا کہ ''ھم اندیشہ کرتے ہیں''

(۲) اور اس حدیث میں ''متُ'' کا لفظ دو دفعہ مذکور تھا۔

لیکن احمد رضا نے ایک دفعہ ذکر کیا

(۳) اور اصل حدیث میں ''ذالك '' کے الفاظ نہیں ہیں لیکن خان صاحب نے اس کا بھی

اضافہ کردیا۔

(۴)اور''التی فطر اللہ محمد ﷺ ''کو احمد رضا نے ''ای غیر دین محمد ﷺ '' سے تبدیل کردیا۔

۲) تاخیر فجر والی حدیث کے نقل میں درجن بھر غلطیاں:

احمد رضا خان لکھتے ہیں:

اور حدیث میں ہے جیسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے دس صحابہؓ سے روایت کیا کہ صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز ہم صبح کو نماز فجر کیلئے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے۔اور حضور ﷺ کی تشریف آوری میں دیر ہوئی ''حتیٰ کدنا ان نترای الشمس ''یعنی قریب تھا کہ آفتاب طلوع کر آئے کہ اتنے میں حضور ﷺ تشریف فرما ہوئے اور نماز پڑھائی پھر صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم جانتے ہو۔کیوں دیر ہوئی سب نے عرض کی ''اللہ و رسولہ اعلم ''اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔

ارشاد فرمایا:''اتانی ربی فی احسن صورۃ ''۔میرا رب (عزوجل) سب سے اچھی تجلی میں میرے پاس تشریف لایا یعنی میں ایک دوسری نماز میں مشغول تھا،اس نماز میں عبد درگاہ معبود میں حاضر ہوتا ہے اور وہاں خود ہی معبود کی عبد پر تجلی ہوئی ''قال یا محمد فیما یختصم الملاء الاعلیٰ ''اس نے فرمایا اے محمد ﷺ یہ فرشتے کس بات میں مخاصمہ اور مباحات کرتے ہیں، ''ففلتُ لا ادری ''میں نے عرض کی کہ میں بے تیرے بتائے کیا جانوں ''فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلّی لی کل شئی و عرفت ''تو رب العزت نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور اسکی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں پائی اور میرے سامنے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی۔

صرف اسی پر اکتفا نہ فرمایا کہ کسی وہابی کو یہ کہنے کی گنجائش نہ رہے کہ کل شئے سے مراد ہر شئی متعلق بشرائع ہے بلکہ ایک روایت میں فرمایا''ما فی السموات و الارض ''میں نے جان لیا جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے۔الخ

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ ۲۹۔۳۰ نوری کتب خانہ لاہور۔اشاعت ۲۰۰۰ء)

اصل الفاظ اس طرح ہیں:

یہ حدیث ترمذی صفحہ ۲۶۹ اور صفحہ ۶۳۰ جلد ثانی،ابواب التفسیر میں ہے۔

(۱) احمد رضا خان نے صحابہؓ کی طرف یہ بات بھی منسوب کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ "ایک روز ہم صبح کو نماز فجر کیلئے مسجد نبوی میں حاضر ہوئے۔"

ترمذی کی اس روایت میں یہ الفاظ کسی ایک صحابیؓ سے بھی مروی نہیں ہیں۔ یہ خان صاحب کا اضافہ ہیں۔

(۲) اور بانئ رضاخانیت نے صحابیؓ کے اگلے الفاظ یوں نقل کئے ہیں۔

"حتٰی کدنا ان نترای الشمس"

جبکہ اصل الفاظ یوں ہیں۔

"حتٰی کدنا نترای عین الشمس"

(ترمذی ۶۳۰ جلد ثانی، ابواب التفسیر، تفسیر سورۃ ص)

(۳) احمد رضا خان نے اِن الفاظ میں "اَنْ" کو اپنی طرف سے حدیث میں داخل کر دیا۔ اور لفظ "عین" کو حدیث میں سے نِکال دیا۔

(۴) اور بابائے بریلویت نے اس جگہ نبی ﷺ کی طرف اس بات کو بھی منسوب کیا ہے کہ:

"تم جانتے ہو کیوں دیر ہوئی"

یہ الفاظ ترمذی کی روایت میں بالکل بھی نہیں ہیں بلکہ اس جگہ میں یہ ارشاد ہے:

"فقال لنا علیٰ مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا فقال اما انی سا حد ثکم ما حبسنی عنکم الغداۃ" (ترمذی صفحہ ۶۳۰ جلد ثانی)

(۵) اور خان صاحب کا صحابہ کرامؓ کی طرف اس قول کا منسوب کرنا بھی حدیث میں زیادتی ہے کہ "سب نے عرض کی اللہو رسولہ اعلم" اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔

اس لیے کہ یہ الفاظ بھی ترمذی کی اس روایت میں بالکل ناپید ہیں اور یہ الفاظ بھی احمد رضا خان کی ضعف حافظہ اور ذوق تحریف کے آئینہ دار ہیں۔

(٦) اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی تفصیلی روایت میں احمد رضا نے یہ الفاظ نقل ہے

"اتانی ربی فی احسن صورۃٍ"

جبکہ اس روایت میں یہ الفاظ اس طرح ہیں:

"فاذا انا بربی تبارك وتعالیٰ فی احسن صورۃٍ" (ترمذی ۶۳۰ جلد دوم مکتبہ رحمانیہ لاہور)

(۷) اسکے علاوہ رضا خانی پیشوا کا نبی ﷺ کی طرف اس بات کا منسوب کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے کہ:

''میں ایک دوسری نماز میں مشغول تھا اِس نماز میں عبد درگاہ معبود میں حاضر ہوتا ہے اور وھاں خود ہی معبود کی عبد پر تجلی ہوئی''

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول صفحہ 29 نوری کتب خانہ لاہور۔ اشاعت ۲۰۰۰ء)

اس لئے کہ حدیث میں یہ الفاظ سرے سے موجود ہی نہیں ہیں۔

(۸) اور احمد رضا نے حدیث کے اگلے الفاظ کچھ یوں نقل کئے ہیں:

"فقال یا محمد فیما یختصم الملاء الاعلی"

جبکہ اصل الفاظ اس طرح ہیں۔

"فقال یا محمد قلت رب لبیك قال فیم یختصم الملاء الاعلی"

اس مقام پر احمد رضا نے ''قلت رب لبیك '' کے الفاظ بالکل غائب کر دیئے۔

(۹) احمد رضا کے نقل کردہ حدیث کے جملہ ''فقلت لا ادری '' میں ''ف '' کا اضافہ ہے۔ یہ اصل حدیث میں موجود نہیں ہے۔

(۱۰) اور ''فرأیته وضع کفه بین کتفی '' کو احمد رضا نے ''فوضع کفه بین کتفی '' سے بدل دیا۔

(۱۱) اصل حدیث میں ''قد وجدتُ بردانامله '' ہے جیسے احمد رضا نے ''فوجدت '' بنادیا اور ''قدْ '' کو بالکل غائب کر کے اسکی جگہ ''فا '' کا اضافہ کر دیا۔

(۱۲) اور احمد رضا نے دوسری روایت کے جملے ''فعلمتُ ما فی السمٰوت ومافی الارض '' کو ''ما فی السمٰوات والارض '' سے بدل دیا۔

۳۰) نقل حدیث میں غلطی کی ایک اور مثال:

عرض: اگر کوئی تنہا خشوع کیلئے نماز پڑھے اور عادت ڈالے تا کہ سب کے سامنے بھی خشوع ہو تو یہ ریا ہے یا کیا۔۔؟

ارشاد: یہ بھی ریا ہے کہ دل میں نیت غیر خدا ہے۔ یہاں ایک حدیث وہابی کُش بیان کرتا ہوں کہ اس مسئلہ سے متعلق ہے، عادتِ کریمہ تھی کہ کبھی شب میں اپنے اصحاب کا تفقد اِحوال فرماتے ۔ مثلاً ایک شب نماز تہجد میں صدیق اکبر پر گزر فرمایا۔ صدیق اکبرؓ کو دیکھا کہ بہت آہستہ پڑھ رہے ہیں، فاروق اعظمؓ کی طرف تشریف لے گئے ملاحظہ فرمایا کہ بہت بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔

بلالؓ کی طرف تشریف لے گئے۔ انھیں دیکھا کہ جابجا متفرق آیتیں پڑھ رہے ہیں صبح ہر ایک سے اسکے طریقے کا سبب دریافت فرمایا۔ صدیقؓ نے عرض کی ''یا رسول اللہ اسمعت من اناجیہ ''۔ میں جس سے مناجات کرتا ہوں، اسے سنا لیتا ہوں یعنی اوروں سے کیا کام کہ آواز بلند کروں۔ فاروق نے عرض کی:

''یارسول اللہ اطرد الشیطان واوقظ الوسنان ''میں شیطان کو بھگاتا ہوں اور سوتوں کو جگاتا ہوں یعنی جہاں تک آواز پہنچے گی بھاگے گا۔ اور تہجد والوں میں جس کی آنکھ نہ کھلی ہو وہ جاگ کر پڑھے گا۔ اس لئے اس قدر زور سے پڑھتا ہوں حضرت بلال نے عرض کی:'' یارسول اللہ کلام طیب یجمع اللہ بعضہ مع بعض '' پاکیزہ کلام ہے کہ اللہ اس کے بعض کو بعض سے ملاتا ہے۔ (کچھ آگے لکھا ہے)

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا'' کلکم قد اَصَاب ''تم سب ٹھیک پر ہو مگر اے صدیق تم آواز قدرے بلند کرو۔ اور اے فاروق تم قدرے پست اور اے بلال تم سورت ختم کر کے دوسری سورت کی طرف چلو۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۵۴ نوری کتب خانہ لاہور)

یہ روایت ابوداوٗد ۱۹۶، ۱۹۷ کتاب الصلوٰۃ باب فی رفع الصوت بالقراۃ حدیث نمبر ۱۳۲۹، ۱۳۳۰ مکتبہ رحمانیہ لاہور میں ہے۔

(۱) احمد رضا نے حضرت ابوبکرؓ کا قول ان لفظوں میں نقل کیا ہے:

''یارسول اللہ ﷺ اسمعت من اناجیہ''

جبکہ اصل حدیث میں الفاظ یوں ہیں:

"قداسمعتُ من ناجیتُ یارسول اللہ"

(ابوداؤد ۱۹۶، ۱۹۷ کتاب الصلوٰۃ باب فی رفع الصوت بالقراۃ حدیث نمبر ۱۳۲۹، ۱۳۳۰ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

(۲) اور احمد رضا نے حضرت فاروق اعظمؓ کے الفاظ اس طرح ذکر کئے ہیں:

"یارسول اللہ اطرد الشیطان واوقظ الوسنان"

حالانکہ اصل میں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں:

"یارسول اللہ ﷺ اوقظ الوسنان واطرُدُالشیطان"

(۳) اور احمد رضا نے حضرت بلالؓ کا فرمان یوں ذکر کیا ہے:

"یا رسول اللہ کلام طیب یجمع اللہ بعضہ مع بعض "

اور حقیقت میں حضرت بلالؓ کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

"کلام طیب یجمعہ اللہ بعضہ الیٰ بعضٍ"

(ابوداؤد صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷ کتاب الصلوٰۃ باب فی رفع الصوت بالقراۃ حدیث نمبر ۱۳۲۹، ۱۳۳۰ مکتبہ رحمانیہ لاہور)

(۴) اور اس حدیث ابوداؤد میں احمد رضا کا رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کردہ یہ جملہ: "اے بلال تم سورت ختم کر کے دوسری سورت کی طرف چلو" بالکل مذکور نہیں ہے۔ یہ احمد رضا کی طرف سے حدیث میں زیادتی ہے۔

(۴) حدیث میں اپنی طرف سے "تمامی" کے لفظ کا اضافہ:

احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ: کعب بن مالکؓ عرض کرتے ہیں۔

۔"یا رسول اللہ اِنَّ مِن تماَ مِیْ تَوْ بَتِی اَنْ انخلع من مالی صدقۃ الیٰ اللہ ورسولہ"

﴿ترجمہ﴾: "یارسول اللہ میری توبہ کی تمامی یہ ہے کہ اپنے مال سے باہر آؤں سب اللہ ورسول کے نام پر تصدق کردوں۔"

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۵۵ انوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ

اس حدیث کے الفاظ اصل میں اسطرح ہیں:

"وقال کعب بن مالكؓ قلت یارسول اللهﷺ ان من توبتی ان أنخلع من مالی صدقة الیٰ الله والیٰ رسوله۔۔۔" الخ (صحیح البخاری جلد اول ۱۹۲ کتاب الزکاة ۔باب لاصدقة الاعن ظهر غنی)

(غلطیاں)

(۱) اصل حدیث میں "تمامی " کا لفظ نہیں ہے جبکہ احمد رضا نے ذکر کیا ہے اوراسکا ترجمہ بھی کیا ہے۔

(۲) اوراصل حدیث میں "الیٰ رسوله " کا لفظ ہے حالانکہ احمد رضا نے "الیٰ " کو اُڑا دیا ہے۔

اس غلطی کو کاتب کی جانب بھی منسوب نہیں کیا جاسکتا اسلئے کہ ترجمہ میں بھی اس غلطی کو دھرایا گیا ہے۔

(۵) الفاظ حدیث بدلنے اور غائب کرنے کی عادت:

احمد رضا خان ایک روایت یوں نقل کرتے ہیں:

ام المؤمنین صدیقہؓ عرض کرتی ہیں: "یارسول الله تبْتُ الیٰ الله و رسوله"

﴿ترجمہ احمد رضا﴾: "یارسول اللہ میں اللہ ورسول کی طرف توبہ کرتی ہوں"

(ملفوظات اعلی حضرت حصہ دوم صفحہ ۵۵ انوری کتب خانہ لاہور)

اصل الفاظ:

حضرت ام المؤمنینؓ کے اصل الفاظ اس طرح ہیں:

"عن عائشه زوج النبیﷺ ۔۔۔۔۔۔۔فقلتُ اتوبُ الیٰ الله والیٰ رسوله"

(صحیح البخاری کتاب النکاح باب هل یرجع صفحہ ۷۷۸ ج ۲ قدیمی کتب خانہ

بخاری صفحہ ۴۰۶ ج ۳ حدیث نمبر ۵۱۸۱ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نقلِ حدیث میں غلطیاں:

اس حدیث کے نقل کرنے میں احمد رضا خان نے دو غلطیاں کی ہیں:

(۱) ایک یہ کہ ''اَتُوْبُ''، فعل مضارع کے صیغہ واحد متکلم کو ''تُبْتُ''، فعل ماضی کے صیغہ واحد متکلم سے تبدیل کر دیا۔

(۲) دوسرا یہ کہ اس میں لفظ ''الیٰ'' دو دفعہ مذکور تھا اور رضا خان نے اسے ایک دفعہ نقل کیا اور دوسری جگہ سے غائب کر دیا۔

(٦) المدینة خیر کو المدینہ افضل سے بدل دیا:

خان صاحب بریلوی ایک حدیث کے الفاظ اس طرح لکھتے ہیں:

دوسری حدیث نص صریح ہے کہ فرمایا:

''المدینہ افضل من مکّۃ''

﴿ترجمہ احمد رضا﴾: مدینہ مکہ سے افضل ہے۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۵۸ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

جبکہ اس حدیث کے اصل الفاظ یوں ہیں

''المدینة خیر من مکّہ'' ترجمہ: مدینہ مکہ سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر حرف المیم حدیث نمبر ۴۴۵ ج ۴، ص ۲۸۸ داراحیاء التراث العربی)

نقل حدیث میں غلطیاں

(۱) نقل حدیث میں احمد رضا نے حدیث میں لفظ ''خیر'' کو ''افضل'' سے بدل دیا۔

(۲) اور ترجمہ بھی ''افضل'' کا کیا ہے اسلئے اس غلطی کو کاتب کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا۔

(۷) تیر اندازی اور تیرنا سیکھنے والی حدیث کی ترتیب بدل دیتے تھے:

احمد رضا نے ایک حدیث کچھ اس طرح لکھتے ہیں:

حدیث میں ارشاد ہوا:

"علّموا بنینکم الرّمی و السباحة"

﴿ترجمہ احمد رضا﴾: اپنے بیٹوں کو تیر اندازی اور تیرنا سکھاؤ۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۶۱ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

جبکہ یہ روایت کشف الخفاء (للعلامۃ اسماعیل بن محمد العجلونی الشافعی المتوفی ۱۱۶۳ھ ہجری) میں اس طرح ہے:

"علّموا بنینکم السباحة و الرّمی"

ترجمہ: اپنے بیٹوں کو تیرنا اور تیر اندازی سکھاؤ۔

(کشف الخفاء صفحہ ۶۳ ج ۲ حدیث نمبر ۱۸۶۰ مکتبہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

غلطیوں کی نشاندھی:

(۱) اس حدیث میں خان صاحب نے "الرّمی" کو "السباحة" پر مقدم کر دیا جبکہ اصل الفاظ اسطرح ہیں جیسے ہم نے نقل کئے ہیں۔

(۲) اور خان صاحب نے ترجمہ بھی پہلے "الرّمی" کا کیا ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ کاتب یا ناشر کی غلطی نہیں بلکہ خود احمد رضا کا قصور ہے۔

(۸) "غیرہ" کے بجائے "معہ" نقل کر دیا:

بانئ مسلک بریلویت حدیث کے الفاظ یوں لکھتے ہیں:

اور حدیث میں ہے: "کان الله ولم یکن معه شئی"

﴿ترجمہ احمد رضا﴾: ازل میں اللہ تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم صفحہ ۱۶۳ نوری کتب خانہ لاہور)

حدیث کے اصل الفاظ:

دراصل اس روایت کے اصل الفاظ اس طرح ہیں:

"کان الله ولم یکن شئی غیره"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ازل سے تھا اور اسکے علاوہ کچھ نہ تھا۔

(صحیح البخاری ص۴۵۳ ج اول کتاب بدء الخلق ۔ باب فی قول اللہ الخ قدیمی کتب خانہ)

نقل روایت کی غلطیاں:

اس روایت کے نقل کرنے میں بھی احمد رضا نے غلطی کی ہے۔

(۱) اصل حدیث کے لفظ ''غیرہ'' کو ''معہ'' سے بدل کر ترجمہ بھی ''معہ'' کا کردیا۔

(۲) اور ''شئی'' کو بالکل آخر میں نقل کیا جبکہ یہ آخر میں نہیں بلکہ آخر سے پہلے مذکور تھا۔

(۳) اور احمد رضا کی طرف سے کئے گئے ترجمہ سے بھی یہ غلطی اور واضح ہوتی ہے کہ یہ کاتب اور ناشر کی نہیں بلکہ خود احمد رضا کی اپنی ہے۔ اور یہ احمد رضا کے حافظے کا کمال ہے۔

(جاری ہے)

مروّجہ محفل میلاد
تالیف
انجمن ارشاد المسلمین
جشن عید میلاد النبی
حقائق کی روشنی میں
مع
ادارہ تحقیقات اہل سنت